98

قال اللہ تعالیٰ وعاشروھن بالمعروف

الحمد للہ والمنة کہ بعض ناواقف اور بے پرواشوہرونکی درستی و اصلاح کے لیے دو معتبر عالمونکے مضامین سے جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب تاجر کتب کانپور محلہ ٹیکاپور کا جمع کیا ہوا اور ترتیب دیا ہوا یہ نہایت مفید رسالہ جسکا نام

اصلاح الرجال

ہے۔ نہایت تصحیح اور خوشخطی کے ساتھ جناب مولوی صاحب ممدوح کی تجارتی کتب خانہ کیلیے جسکا نام دور دور تک مشہور و معروف ہے اور جسکا ہر ایک ادنی و اعلی معاملہ دار ہے اور جسمین دینیات کی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود رہتا ہے۔ عاجز محمد عبد الواحد عفی اللہ الواحد کے اہتمام سے

مطبع صوفی انتظامی نبوی میں چھپا

قیمت پختہ ۱۰ ترہی عند الطلب نقد خریدار کے لیے فی نسخہ پاؤ آنہ (-/) کے حساب سے رعایت کیجائے گی اور محصولڈاک خریدار کے ذمہ ہیگا۔ اور چونکہ ہر سے کم کا دیلو روانہ نہین ہوسکتا اسلیے کم از کم ۲۰ کی کتابین منگانا چاہیے اور فرمائش اس پتہ پر آنی چاہیے۔ محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور محلہ ٹیکاپور مکان نمبر ۶۳

اِسکے بعد چند مسائل فقہیۂ ضروریہ ذکر کیے گئے ہین۔ اور اوّل کا یہ دیباچہ اور جابجا حواشی مفیدہ اور آخر مین دلچسپی کے لیے چند مفید سچّے مضامین کے اشعار بھی مع ایک قرآنی دعا کے اِس احقر محمد انعام اللہ نے اپنی طرف سے مزید فائدہ کے لیے شامل کردیے ہین۔ جو لوگ اس رسالہ سے نفع حاصل کرین وہ سب کے سب ضرور خیال کرکے حضرات مولفین (مولانا سید احمد حسن صاحب سنبھلی مرادآبادی حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی۔ جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوری) اور اِس احقر محمد انعام اللہ عفی عنہ) کے حق مین دعاے خیر کرتے رہین اور نیز اِس رسالہ یا دوسری کتابون کی جن حضرات کو ضرورت ہوا کرے وہ اِس پتہ سے منگاتے رہین انشاء اللہ تعالےٰ جلد روانگی ہوگی۔ پتہ یہ ہے۔ محمد انعام اللہ (سابق مدرس عربی جامع العلوم حال) تاجر کتب کانپور محلہ ٹپکاپور مکان نمبر ۶۳۔

حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب چشتی امدادی مدظلہ العالی کی تقریظ وتصدیق اور اِس رسالہ ومصنف صاحب کے لیے نہایت مفید دعا

بعد حمد وصلوٰۃ بندہ نے یہ مضمون اصلاح الرجال حرفاً حرفاً دیکھا۔ مدت سے خود میرا بھی دل چاہتا تھا کہ ایسا مضمون لکھا جاوے الحمد للہ تعالیٰ کہ میرے مخلص خاص مولوی سید احمد حسن صاحب نے اپنی زبان سے میرا مافی الضمیر ادا کردیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزاے خیر دے اور اِس تحریر کو نافع بناوے۔ اَب مجموعہ اصلاح النساء واصلاح الرجال کا مل کر میزانِ عدل ہوگیا۔ کتبہ اشرف علی۔ ۲۶ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ۔

ف یہ (اصلاح النساء) ایک نہایت مفید رسالہ ہے جسمین بعض عورتون کی اُن کوتاہیون اور شرارتون کا مع اصلاح کے بیان ہے جو اپنے شوہرون کے ساتھ کرکے خسر الدنیا والآخرۃ ہوتین اور ہوتی رہتی ہین قیمت صرف ۱۰ علاوہ اِسکے اصلاح النساء نظم اُردو۔ اور تہذیب النسوان اور رفع الارتیاب۔ اور بہشتی زیور کے سب حصے عمدہ چھپے ہوے اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب کی تصانیف قدیم وجدید۔ اور زندگی وموت کا شرعی دستور العمل اور مناقب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور کانپور کے مطابع کی موجودہ کتابین اُردو۔ فارسی۔ عربی۔ بہت جلد بکفایت اس پتہ سے ملین گی ضرور منگائیے۔ پتہ یہ ہے۔ محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور محلہ ٹپکاپور مکان نمبر ۶۳۔

بسم اللہ حامدا ومصلیا ومسلما

اما بعد واضح ہو کہ اِس رسالہ کا نام اِصلاح الرجال ہے۔ اسمین اُن کوتاہیون اور حقوق تلفی کا بیان ہے جو کہ بعض ناواقف یا بے پروا شوہرون سے اپنی بیویون کی نسبت ظہور مین آتی رہتی ہین اور چونکہ یہ باتین ان حضرات کے حق مین موجب مضرت دنیا وسبب مواخذہ آخرت تھین اسلیے محض خیر خواہی کی نظر سے اس جانب رُخ کیا گیا جس سے قوی امید ہے کہ ایسے لوگ اس رسالہ کو پڑھکر برہم نہ ہون گے بلکہ اپنی اصلاح ودرستی کما حقہ کر لین گے اور اپنے خیر خواہون کی سعی وکوشش کی قدر کر کے سب کو دعاے خیر سے یاد کرتے رہین گے اور ناشکری اور ناقدردانی کے وبال سے بچین گے۔ اس احقر (محمد انعام اللہ ساکن کانپور محلہ ٹیکاپور مکان نمبر ۶۳) نے اس رسالہ مفیدہ مین نہایت جیّد اور بہت معتبر دو عالمون کے لکھے ہوے مضمون کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ ایک تو جناب مولانا سیّد احمد حسن صاحب چشتی سنبھلی مراد آبادی کے مضمون کو (جسکو حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی نے حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمایا ہے اور ملاحظہ کے بعد اُسپر تقریظ تحریر کی ہے جو بجنسہ رسالہ ہذا مین درج کر دی گئی ہے) اور دراصل اسی مضمون کا نام اصلاح الرجال ہے دوسرا مضمون جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوری (سابق مدرس اعلے مدرسہ جامع العلوم کانپور حال مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ) کا ہے اور اسکا نام ضمیمہ اصلاح الرجال ہے اس ضمیمہ مین پہلے تو قرآن مجید اور احادیث شریف سے سچّی اور مفید باتین بیان کی گئی ہین

رحم سے پیش آوین اور اُن کی کجی پر صبر کرین اور اس صبر کو بطریق شکر خداوندی بجالاوین اسلیے کہ مرد لوگ قوی اور کامل العقل پیدا کیے گئے ہین طرح طرح کی بزرگیان اُن کو مرحمت فرمائی گئی ہین اور نعمت کو اُسکے محل مین استعمال کرنا یہ اُس نعمت کا شکر ہے تو فضائل اور کمال عقل و قوت کا اقتضا یہی ہے کہ نادان و ضعیف لوگون کی کجی سے اعراض کیا جاوے اور اس توفیق صبر کو بھی نعمت خداوندی شمار کرین کہ اللہ جل شانہٗ نے اس خُلق عظیم سے ہم کو متصف فرمایا۔ دوسرے یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جہان اِن بیکس عورتون سے تکلیفین پہونچتی ہین وہان اِنسے آرام بھی تو ملتا ہے اُمور خانہ (جن کے اہتمام مین بڑا وقت صرف ہو اور آدمی عمدہ کمالات کی تحصیل سے محروم رہ جاوے) ان ہی بیچارِیون عہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوتے ہین۔ اِن ہی قابل رحم عورتون کے ذریعہ سے انسان زنا سے محفوظ رہتا ہے جسمین بڑے بڑے راز و حکمتین ہین اِس معنی کے اعتبار سے سیکڑا ہشون سے زیادہ مرد کو عورت کی خواہش ہوتی ہے۔ بغیر عورت کے زندگی ناقص ہے اور مشہور ہے کہ جہان پھول ہے وہان کانٹا ہے پھول کے حاصل کرنے کو کانٹون کی تکلیف گوارا کی جاتی ہے پس اگر اس مقابلہ کا لحاظ کیا جاوے تو تکلیف مبدل براحت ہوجاوے گی اور عورتون کی کجی پر صبر کرنا سہل معلوم ہوگا اب چند احادیث اور چند اولیاء کرام کے قصے اس بارہ مین نقل کرتا ہون۔

(۱) فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت پہلو کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے پورے طور پر سیدھی روش ہرگز اختیار نہین کرسکتی اگر تو اُس سے نفع اُٹھانا چاہے تو کجی ہی کی حالت مین نفع اُٹھا سکتا ہے (یعنی عورت کی پیدائش جو کجی کے ساتھ ہے اسی حالت پر مرد کو اُس سے نفع اُٹھانا ممکن ہے) اور اگر تو اُسکے سیدھا کرنے کا قصد کرے تو اُسکو توڑ دے گا اور اُس کا توڑنا اُس کا طلاق دینا ہے (مسلم) غرض یہ ہے

عہ یعنی باعتبار اکثر کے ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ عہ ترجمہ مین محض لفظی ترجمہ کا ہر جگہ اہتمام نہین کیا بلکہ تفہیم عام کو ملحوظ رکھا ہے کہین کہین فوائد شرح احادیث اور اپنی ناقص فہم سے بڑھا دیے ہین ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر کاتب حروف مدعا نگار ہے کہ رسالہ اصلاح النساء مین مضمون مذمتِ زنان اپنے مقصود پورا کرنے مین عمدہ ہے لیکن اصل مضمون اسمین جن صاحب کا درج ہے چونکہ سخت غصہ مین تحریر ہوا ہے اسلیے کسی قدر حد سے تجاوز کر گیا ہے اور حضرت مولانا و مرشدنا مدظلہ العالی نے اسی رسالہ مین اس امر کی صراحت بھی فرمائی ہے اور بطریق اختصار کچھ عبارت بڑھا کر مضمون کو درست بھی فرما دیا ہے لیکن اسوقت کسیقدر تفصیلی تحریر کی فقیر کو اس طریق پر ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک فہیم علم نیکبخت بیوی نے بیان کیا کہ اس رسالہ کو دیکھکر بعض نادان اور بے علم خاوندون سے اغلب اندیشہ ہے کہ اپنی بیویون سے سخت برتاؤ کرین اور انکو حقیر و ذلیل حد سے زیادہ شمار کرین۔ ایسے لوگون کو امور مذکورہ مین ایک معمولی حیلہ کافی ہوتا ہے۔ نشیب و فراز حدودِ شرعیہ سے اُن کو غرض نہین ہوتی اسلیے مناسب ہے کہ کچھ ضروری مضمون تم بطور اصلاح ازواج تحریر کرو۔ اس فرمایش کو فقیر نے اپنی ناقص فہم مین عین عدل سمجھکر منظور کیا کیونکہ تجربہ سے اس قسم کے امور کا پیش آنا ثابت ہو چکا ہے اور دوسرے کے عیوب پر نظر زیادہ پڑتی ہے اور اکثر اپنے عیوب سے انسان غافل رہتا ہے اسلیے مردون کے عیوب کا بھی اُن کے پیش نظر ہونا ضرور ہے اور حدود شرعیہ کا لحاظ ہر متنفس پر واجب اور لازم ہے کہ بغیر اسکے دارین مین رسوائی و ناکامی ہے سو اب بحمد اللہ تعالیٰ اس مضمون کو بقدرِ ضرورت لکھتا ہون اور اُسکا نام اِصلاح الرجال رکھتا ہون شائع کرنے والے کو اختیار ہے خواہ بطریق ضمیمہ اصلاح النساء کے شائع کرے یا جُدا گانہ۔ حق تعالیٰ مقبول و مؤثر فرماوین۔ اصل مقصود بیان سے شروع ہے۔ واضح ہو کہ حق تعالیٰ نے عورتون کو ضعیف و کمزور ناقص العقل پیدا کیا ہے اِسلیے عقل کامل و سلیم کا یہ مقتضا ہے کہ مرد لوگ حتی المقدور اُن سے

ف یعنی مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب سنبھلی عم فیضہ ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ

جسپر صبر نفس کو نہایت گران ہے اسوجہ سے اس درجہ کا صبر اور خوش خلقی بڑا کمال ایمان شمار ہوا اور یہی تمام لوگون سے خوش خلقی برتنے کا بڑا ثواب ہے چنانچہ ابو داؤد مین ہے کہ بڑا کامل مسلمان وہ ہے کہ باعتبار خلق کے بہت اچھا ہو لیکن اہل وعیال کے ساتھ خوش خلقی برتنے کا زیادہ ثواب ہے بوجہ مذکور

(۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق خداے تعالی کے نزدیک سب حلال چیزون سے زیادہ بُری ہے (ابوداؤد) واضح ہو کہ بعض حلال چیزین باوجود حلال ہونے کے مکروہ ہوتی ہین اور کبھی مکروہ کو لفظ حلال وجائز سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے کہ غصبی زمین مین نماز جائز باکراہت ہے یا گھر مین اداے نماز بلا عذر مردون کو جائز باکراہت ہے اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر طلاق دینا ہرگز زیبا نہین اور باوجود عذر دنیوی کے بھی اولی او رمقتضای ایمان کامل یہی ہے کہ اسکی کجی پر صبر کرے ہان کوئی دینی مجبوری ہو تو مضائقہ نہین۔

(۶) فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ بیبیون سے نیک برتاؤ کرو اللہ تعالی نے اُنکو تمھارا قیدی بنایا ہے (یہ کلمہ کسقدر رحم کا ہے غور کرنا چاہیے) اور فرمایا کہ اِن کو بقدر وسعت عمدہ کھانا اور عمدہ کپڑا دیا کرو (من جامع الترمذی)

(۷) بے ضرورت بیوی کو نہ مارو اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ نہ مارو اور منہ پر ہرگز نہ مارو آخر رات کو اُسی سے پیار کرتے شرم بھی آوے گی اُسکا دل بہلاتے رہو۔ گالی گلوج مت کرو۔ خفا ہو کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ ناراضی ہو تو دوسری چارپائی پر سو رہو جب کسی طرح نباہ نہو سکے طلاق دیدو (بخاری مسلم۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

(۸) محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اُس سے ہو اُسکی صورت شباہت دیکھکر کہدینا کہ یہ میری نہین ہے بڑا گناہ ہے (صحیحین) پس حاصل یہ ہے کہ زوج اپنی زوجہ سے حسن خلق سے پیش آوے نہ اُس سے بدگمان ہو اور نہ اُس سے

کہ اصلاح وتعلیم سے کسی قدر عورت کا راہ راست پر آنا ہوسکتا ہے پورے طور پر غیر ممکن ہے اگر مرد اُس سے منتفع ہونا چاہے تو اسی ناقص حالت مین نفع اُٹھا سکتا ہے اگر اُسکو بالکل سیدھا کرنا چاہے تو یہ غیر ممکن ہے اور اس ارادہ مین اسقدر دقتین پیش آوین گی کہ انجام کار طلاق دینا پڑے گی اور عورت سے جو نفع حاصل ہوتا اُس سے محرومی رہے گی (جس سے بسا اوقات آخرت کا بھی سخت خسارہ اُٹھانا ہوگا جو اعلیٰ درجہ کا نقصان ہے)

(۲) فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان مرد (شوہر) مسلمان عورت (بیوی) سے دشمنی نہ رکھے کیونکہ اگر خاوند بیوی کی ایک عادت ناپسند کرتا ہے تو دوسری عادت پسند کرتا ہے (مسلم) مطلب یہ ہے کہ عورت کی تمام عادتین ناپسند نہین ہوتی ہین بعض عمدہ اور بعض ناپسند ہوتی ہین عمدہ عادتون پر نظر کرے اور بُری عادتون پر صبر کرے اور نفع کے لحاظ سے نقصان کو برداشت کرے اس طریق پر صبر کرنا سہل معلوم ہوگا - سبحان اللہ کیا تعلیم ہے جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کہ اس حدیث مین دنیا کا نفع عظیم بھی ارشاد فرمایا اور آخرت کا بھی (اگر نیت اس فعل مین رضای الٰہی و ثواب ہو) اسلیے کہ بطریق مذکور صبر کسقدر سہل ہے حالانکہ جس آدمی سے ہر وقت معاملہ پڑتا ہے اُسکی کجی پر بوجوہات صبر دشوار رہتا ہے اور آخرت کا بہت بڑا نفع ہے کہ دولتِ صبر نصیب ہوکر بے شمار اجر کا (باوجود سہولت) مستحق ہوگا -

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین کا زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے بہت عمدہ برتاؤ کرے اور مین تم سب مین بہت عمدہ برتاؤ کرتا ہون اپنی بیویون سے (ترمذی)

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑا کامل مسلمان وہ ہے جو باعتبار خوش خلقی کے بہت اچھا ہے اور بڑا نرم مزاج ہے اپنے اہل و عیال کے ساتھ (ترمذی) چونکہ اہل و عیال سے آزار زیادہ پہونچتا ہے

تو اس شیر پر کسطرح سوار ہوسکتے ہین حکیم صاحب کے خطرہ کا بزرگ صاحب کو کشف ہوگیا تھا جسکے جواب سے اور اس خرقِ عادت (شیر پر سوار ہونے کی کرامت) کو دیکھکر حکیم صاحب معتقد ہوے اور بہت قصے ایسے ہین -

آب وہ کوتاہیان جو خاوند بیوی کے حق مین کرتے ہین ذیل مین مرقوم ہین جن کی اصلاح اُن (خاوندون) پر نہایت ضروری ہے -

(۱) کثرت سے ایسے خاوند ہین جو مالِ حرام کماکر عورت کا نفقہ ادا کرتے ہین حالانکہ اُس کا حق یہ ہے کہ مالِ حلال سے اُسکی خدمت کیجاوے - یہ فعل وکوتاہی خاوند کی شریعت مین حرام ہے عورت قیامت کے روز فریاد کرکے خاوند کو سرکارعالی مین عذاب کرائیگی

(۲) اگر بیوی کا میکہ (یعنی میکہ والے) غریب ہوا اور اسوجہ سے جہیز وغیرہ کم ملے یا تیوہار وغیرہ مین کمی ہوجاوے تو عورت کو ذلیل شمار کرتے ہین اور طعنے دیکر اُسکا دل ہلاتے ہین یہ فعل بھی حرام ہے اور حق تلفی ہے زوجہ کی -

(۳) زوجہ کو جو زیور وغیرہ میکہ وغیرہ سے ملتا ہے جسکی شرعًا وہ (عورت) مالکہ ہے اُسکو اپنی ملک سمجھتے ہین اور جب چاہتے ہین بغیر اجازت کے رہن و بیع کرلیتے ہین وہ بیچاری روتی رہجاتی ہے یہ فعل بھی حرام اور حق تلفی ہے -

(۴) مہر ادا نہین کرتے اور یون خیال ہوتا ہے کہ یہ کوئی قابلِ اہتمام امر نہین کون ادا کرتا ہے یہ فعل بھی حرام اور حق تلفی ہے مہر ادا کرنا فرض ہے - اور بعضے (مرد) جبرًا یا دُوڈالکر معاف کراتے ہین اس صورت مین شرعًا ہرگز معافی نہین ہوتی - مہر جب ہی معاف ہوسکتا ہے جب دل کی خوشی سے بغیر جبر کے معاف کردے اور گنجایش ہوتے ہوے تو معاف کراتا دل کی خوشی سے بھی پست ہمتی ہے مجبوری مین کچھ مضائقہ نہین -

(۵) بعضے لوگ ایسے بھی ہین کہ احکام شرعیہ عورت کو نہین ادا کرنے دیتے اور اسمین خلل انداز ہوتے ہین اور کہتے ہین تو تو بڑی پردہ والی مُلّانی نمازن ہوگئی اور بعضے تو اِن امور مین بہت سختی کرتے ہین یہ سب باتین سخت گناہ کبیرہ اور حق تلفی ہین

غافل ہو جاوے۔ اور خرچ مین تنگی نکرے بقدر اُس کی حاجت اور بقدر اپنی وسعت کے اچھی طرح خور و نوش و لباس وغیرہ کا بند وبست کر دیا کرے احکام شرعیہ کی اُسکو تعلیم کرے اور علم پر عمل کرنے کی نگہداشت کرتا رہے اور بقدر حاجت اُس سے وطی کرے بدون سخت ضرورت کے طلاق نہ دے وغیرہ وغیرہ۔

انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام۔ نیز اولیاے کرام نے بیویون سے بڑے تحمّل و برداشت کسے کام لیا ہے۔ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بیویون سے جو تکلیفین پہونچتی ہین اسمین حق تعالی اپنے نیک و مقرب بندونکی جانچ فرماتے ہین۔ اکثر اولیاء اللہ کی جانچ زوجات سے کی جاتی ہے امام موصوف نے ایک رسول کا قصّہ لکھا ہے کہ اُن کی بیوی سے کچھ جھگڑا واقع ہوگیا وہ (بیوی) فرمانے لگین کیا تمھارا گمان ہے کہ تم خدا کے نبی ہو وہ (نبی) مسکرائے اور تحمّل سے کام لیا۔

اور کسی معتبر کتاب مین فقیر نے ایک بڑے بزرگ کا قصّہ دیکھا ہے جو حضرت امام غزالی رح کے مشائخ طریقت مین ہین کہ اُنکے مکان مبارک پر ایک بڑے حکیم فلسفی حاضر ہوے دریافت کیا کہ حضرت شیخ صاحب کہان تشریف فرما ہین۔ شیخ صاحب کی بیوی نے کہا کہ وہ تو فریبی مکّار شخص ہے ولی وغیرہ کچھ نہین تم اُس سے ملکر کیا کروگے۔ اُنکو رنج ہوا کہ اسقدر مسافت طے کرکے آئے جب بیوی اسقدر غیر معتقد ہے تو وہ بزرگ کیا بزرگ ہون گے لیکن عقل سے کام لیا کہ ملنا تو چاہیے خواہ کچھ ہی ہو۔ ملاقات کے خیال سے چلے دیکھا کہ حضرت صاحب شیر پر سوار تشریف لا رہے ہین۔ حکیم صاحب کو دیکھکر فرمایا کہ اگر اُس شیرنی (بیوی) کی برداشت نکرین

ف اہل علم کو کتب بینی کا شوق رہتا ہے اور حتی الامکان معتبر کتابین زیر مطالعہ رکھتے ہین مصنف صاحب کی بھی ایسی ہی حالت معلوم ہوتی ہے مگر اُس معتبر کتاب کا نام یاد سے جاتا رہا ہوگا اسلیے اسطرح تحریر فرمایا واللہ اعلم ۱۲ محمد انعام اللہ (سابق مدرس عربی جامع العلوم حال) تاجر کتب کانپور محلہ ٹیکاپور مکان نمبر ۶۳

خور و نوش وغیرہ کا تعلق اُن ہی ظالموں سے ہوتا ہے اسمین وہ ظالم تنگی سے خور و نوش ولباس وغیرہ دیتے ہین اور خاوند کچھ خبر نہین ہوتا بلکہ کہتا ہے کہ میرے والدین کو اس امر کا اختیار ہے۔ یہ صریح ظلم ہے شریعت کا مسئلہ ہے کہ ایسی صورت مین مرد کو لازم ہے کہ حسب خواہش عورت کے اُسکا جُدا بند و بست کرے جبکہ وہ ساس وغیرہ کے ہمراہ رہنا پسند نہ کرے یہ بڑی حق تلفی اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے حقوق تو خوب پورے کرائین اور دوسرے کے حقوق (یعنی بیوی کے) غیرون (ظالم والدین) کے سپرد کرین ظلم ہی کرانا مقصود ہے۔

(۱۱) خاوند خفا ہوجاتا ہے تو بازار کا کام خود نہین کرکے دیتا حالانکہ خفگی بے موقع ہوتی ہے اگر وہ بیچاری کسی اور سے کام کرالے تو خفگی اور زد و کوب سے کام لیا جاتا ہے اسکا ظلم ہونا ظاہر ہے۔

(۱۲) بعض لوگ باوجود اپنی رائے نہونیکے والدین وغیرہ کے لحاظ سے کسی جگہ شادی کرلیتے ہین پھر عورت سے بے توجہی اور حق تلفی سے پیش آتے ہین یہ کسقدر ظلم ہے ان کو تو ایسی جگہ شادی کرنا ہی نچاہیے جہان اپنی رائے نہو۔ اگر کرین تو اُسکے حق مین کوتاہی نہ کرین۔

(۱۳) عورت سے کوئی خطا ہوجاوے تو اُسکے معافی چاہنے سے اور معذرت کرنے سے بھی خاوند معاف نہین کرتا یہ کسقدر بیدردی ہے کیا خاوندون سے اللہ میان کا کوئی گناہ نہین ہوتا ہے اگر اسی طرح اللہ تعالیٰ معاف نہ کرین تو یہ کیا کرین حالانکہ اللہ کا حق ان پر جسقدر ہے بیوی پر اتنا انکا حق نہین پھر بھی اللہ تعالیٰ توبہ سے گناہ مُعاف فرمادیتے ہین تو پھر انکو ایسی حرکت کب زیبا ہے۔ حدیث مین ہے جو باوجود معذرت خطا کرنے والے کے قصور معاف نہ کرے وہ حوض کوثر پہ حاضر نہو سکے گا۔

اور بعضے تعلیم شرعی عورت کو نہین کرتے یہ بھی حق تلفی اور سخت گناہ ہے۔

(۶) بعضے لوگ عورت کو خرچ تنگی سے دیتے ہین موافق حق شرعی نہین دیتے جس سے بیچاری بیکس سخت پریشان ہوتی ہے یہ بھی حق تلفی اور گناہ ہے مناسب تو یہ ہے کہ قدر واجب سے بھی کسیقدر فراخی کی جاوے کیونکہ اُسکا یہان کے سوا اور کہان ٹھکانا ہے۔

(۷) بعضے لوگ بقدر حق شرعی مکان رہنے کو نہین دیتے جس سے بسا اوقات بے پردگی اور دیگر تکلیفین پیش آتی ہین یہ بھی حرام اور حق تلفی ہے خاوند اپنے رشتہ دارون کے بہکانے سے بلاتحقیق عورت کو نیز عورت کے عزیز قریبون کو بُرا بھلا کہتے ہین یہ بھی سخت گناہ ہے جیسے کہ اپنے عزیزون کا حق ہے اُسی طرح عورت نیز اُسکے قریبون کا بھی حق ہے اور ناحق بُرا بھلا[عـه] کہنا تو کافر کو بھی ناجائز ہے اور مسلمان عزیز کو تو بہت ہی بڑا گناہ ہے ہر معاملہ کو تحقیق کرکے بحکم شرعی فیصلہ چاہیے۔

(۸) خاوند لوگ بلاوجہ[عـه] بیوی کو اُسکے میکہ والون سے بقدر حق شرعی نہین ملنے دیتے جس سے بعض مرتبہ میکہ والون کو نیز عورت کو بہت ہی بڑا صدمہ ہوتا ہے یہ بھی بڑی حق تلفی اور سخت گناہ ہے۔

(۹) اگر عورت کے اولاد ہونے مین تاخیر ہو جاوے تو طعنہ زنی کرتے ہین اور حق تلفی اور بے توجہی اختیار کرتے ہین جو سخت گناہ ہے اُس بیچاری کا اس بارہ مین کیا قابو ہے اولاد دینا خدا کے اختیار مین ہے بندہ کا اسمین کیا دخل ہے۔

(۱۰) خاوند لوگ بیوی کو اپنے والدین ظالمون کے ساتھ رکھتے ہین اور

عـه لفظ بُرا کے ساتھ لفظ بھلا کا ذکر تبعاً اور محض محاورہ و بول چال کے اعتبار سے ہے فافہم ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ

عـه مطلب یہ کہ اگر نہ ملنے دینے کی کوئی معقول شرعی وجہ ہو تو مضائقہ نہین مثلاً اُسکے میکہ والے بدکار فاسق فاجر ہون اور عورت کی نسبت کوئی اندیشہ ہو کہ وہ اسکی حرمت و آبرو کا خیال نکرینگے۔ مین نے بعض بدکار باپ کے معاملات بیٹی کی نسبت اور بعض فاسق فاجر بھائی کے معاملات بہن کی نسبت ایسے سُنے ہین کہ نعوذ باللہ ۱۲ محمد انعام اللہ

تو ہٹ جاتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو میرے پاس بھیجدیتے تو وہ پھر میرے ساتھ کھیلنے لگتین (اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حُسن معاشرت معلوم ہوتی ہے)

(۴) بیوی کو لونڈی کی طرح مت پیٹو (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زائد پیٹنا نہ چاہیے ضرورت کے وقت کسیقدر تنبیہ کرنا مضائقہ نہیں -)

(۵) ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے پیٹنے سے منع فرمادیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر کہنے لگے کہ عورتین سو جہ سے اپنے شوہرون کے مقابلہ مین بہت جری ہو گئی ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پیٹنے کی اجازت دیدی اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین بہت سی عورتین شکایت کرنے کو جمع ہوئین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے گھر مین بہت عورتین اپنے شوہرونکی شکایت کرنے جمع ہوئین ایسے شوہر اچھے نہین (اخیر کے جملہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورتون کو بلا مجبوری کے نہ مارنا چاہیے)

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا اُسپر رحم نہین فرماتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا (یہ حکم عام ہے اسمین عورتین بھی شامل ہین جو محض شوہرون کے رحم پر ہین کہ اگر وہ اچھا سلوک کرے تو خیر ورنہ بیچاریان مجبور محض ہین -

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو خود اُسپر ظلم کرنا چاہیے نہ دوسرے کو اُسپر ظلم کرتے ہوے دیکھکر بے مدد چھوڑ دینا چاہیے - اور جب تک کوئی دوسرے بھائی کے کام مین رہتا ہے اللہ تعالی اُسکی حاجت روائی کرتا رہتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو رفع کردے خداے تعالی اُس سے تکلیف کو رفع فرما دیگا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے خداے تعالی قیامت مین اُسکی عیب پوشی کریگا (ان سب امور مین عورتین بھی قابل لحاظ ہین)

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمی جنتی ہین اُن مین سے

تنبیہ واضح رہے کہ فقیر کے اس مضمون کے مخاطب وہی حضرات ہین جو امور مذکورہ کے ساتھ متصف ہین اُن کو اصلاح کرنی چاہیے یہ مضمون عام نہین ہے۔ چونکہ حقوق ازواج بر زوجات اکثر رسائل مین خصوصًا بہشتی زیور مین عمدہ طریق پر تحریر ہین اسلیے بندہ نے اُس سے تعرض نہین کیا اور اس تحریر سے مقصود محض اصلاح قوم و احتساب ہے کوئی صاحب نفسانیت و مقابلہ مضمون مذکور اصلاح النساء کا شبہہ نفرمائین
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین واٰلہ واخوانہ من الملئکۃ والنبیین اٰمین تمامشد

کتبہ خادم العلماء والفقراء السید احمد حسن چشتی متوطن قصبہ سنبھل ضلع مرادآباد

ضمیمہ اصلاح الرّجال

(۱) خدا ے تعالیٰ کا قرآن پاک مین اچھے لوگون کی نسبت ارشاد ہے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ یعنی جب وہ لوگ لغو پر گذرتے ہین تو کریمانہ اور شریفانہ طور پر گذرتے ہین یہ حکم عام ہے اسمین عورتین جو اکثر فضول و لغو امور مین مبتلا ہوتی ہین وہ بھی داخل ہین

(۲) دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۝ یعنی متقین کی صفت یہ ہے کہ غصہ پی جاتے ہین اور لوگون کے قصورون سے درگذر کرتے ہین۔ یہ حکم بھی عام ہے جسمین عورتین داخل ہین۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مین گڑیون سے کھیلا کرتی تھی میری ساتھنین بھی میرے ساتھ کھیلتی رہتین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے

فرمانے لگے کہ مین تمکو اچھون سے برون کو الگ کرکے کیون نہ بتلادون سب لوگ چپ ہو گئے (اس ڈر سے کہ آپ نام لیکر فرما دینگے تو بعض لوگ رسوا ہو جاوینگے) تین بار آپ نے یہی فرمایا آخر ایک شخص بول اُٹھا کہ ہان یا رسول اللہ ہمارے اچھون کو بُرون سے الگ کرکے بتلا دیجے تو آپنے فرمایا کہ وہ شخص سب سے اچھا ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور شرارت کی طرف سے اطمینان ہو۔ اور وہ شخص سب سے بُرا ہے جس سے بھلائی کی امید نہو اور شرارت کا خوف ہو (بہت سے مردون نے اپنی عورتون کو ایسا ڈرا رکھا ہے کہ وہ اُنکی صورت سے خائف رہتی ہین۔ گھر مین قدم رکھا کہ عورتین بچے سہم گئے اور سمجھے کہ وہ کیا آئے کوئی مصیبت آئی۔ ایسے حضرات اس حدیث پر لحاظ کرین)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان محل الفت ہے (یعنی لوگ اُس سے الفت کرتے ہین) اُس شخص مین کچھ بھلائی نہین جو نہ کسی سے الفت کرے نہ کوئی اُس سے الفت کرے (اس سے پہلی حدیث مین جو لکھا گیا ہے اُسکو یہان بھی لحاظ رکھا جاوے)

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت مین سے کسی شخص کا کوئی کام اسلیے کر دے تاکہ وہ خوش ہو جاوے تو اُسنے مجھے خوش کیا اور جسنے مجھے خوش کیا اُسنے خدائے عزّ وجل کو خوش کیا اور جسنے خدا کو خوش کیا خدائے تعالیٰ اُسکو جنت مین داخل کرے گا (کسی شخص مین عورتون کا داخل ہونا ظاہر ہے پھر اُسپر خدا و رسول کا خوش ہونا ایک ایسا مرتبہ ہے کہ جس سے بڑھکر اور کون مرتبہ ہوگا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک گمان کو عمدہ عبادت مین شمار فرمایا ہے

ف یعنی اور تھوڑی سی بھی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑی (نعمت) ہے ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ

ایک مہربان اور نرم دل آدمی ہے ہر قرابت والے اور ہر مسلمان کے متعلق (اس سے بڑھکر اور سخت دلی کیا ہوگی کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ سختی سے پیش آوے)

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ایماندار نہین ہے۔ خدا کی قسم ایماندار نہین ہے خدا کی قسم ایماندار نہین ہے۔ لوگون نے عرض کیا کون شخص؟ آپنے فرمایا وہ شخص جسکی شرارتون سے پڑوسیون کو اطمینان نہو (جب پڑوسی کی نسبت یہ حکم ہے تو گھروالون کی نسبت بدرجۂ اولی یہ حکم ہوگا)

(۱۰) تمام لوگون کی خیرخواہی کو آنحضرتؐ نے دین مین داخل کیا ہے (اس مین بیوی بھی شامل ہے اسلیے اُسکی خیرخواہی بھی جزو دین ہوئی پس اُسکے متعلق بدخواہی کس طرح جائز ہو گی)

(۱۱) آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو چھوٹون پر رحم نکرے تو وہ ہماری جماعت مین سے نہین ہے (چھوٹون کا لفظ گو عام ہے لیکن عورتون کو خدا نے مردون سے چھوٹا بنایا ہے اسلیے یہ بیچاریان بھی اس لفظ مین شامل ہین)

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جسنے کسی کے عیب کو دیکھکر پردہ پوشی کی (اور فضیحت و رسوا نہین کیا) تو اُسکا ایسا درجہ ہے گویا اُس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو قبر نکالکر بچا لیا (اکثر مردون کی عادت ہوتی ہے کہ بیوی کی نسبت شکایتین کرتے پھرتے ہین اُنکو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے)

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ سب ساتھیون مین خدا ےتعالی کے پاس وہ ساتھی سب سے بڑھکر ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ہو (عورت سے بڑھکر مرد کے لیے اور کون ساتھی ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ الآیۃ یعنی وہ عورتین تمھارے لیے لباس ہین اور تم اُنکے لیے لباس ہو۔

(۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار چند بیٹھے ہوے لوگون کے پاس کھڑے ہوکر

وہ نہ کر سکے۔ اگر ایسے کام کی ضرورت پڑے تو خود بھی اُسکی مدد کرے (غلام کے لیے جب یہ حکم ہے بیوی کے لیے کس طرح یہ حکم نہ ہوگا بہت لوگ خود چین کرتے ہین۔ عمدہ سے عمدہ کھاتے ہین۔ نفیس سے نفیس پہنتے ہین اور بیوی بچون کو تکلیف مین رکھتے ہین۔ اگر خورو نوش کی خبر لیتے ہین تو بھی معمولی درجہ سے زائد نہین اور اپنے سے کم درجہ کا انتظام کرتے ہین وہ لوگ اس حدیث کو اچھی طرح سے پڑھین۔ باقی یہ حکم غلام کی نسبت واجب نہین ہے مستحب ہے اور بیوی کی نسبت انشاءاللہ تعالیٰ تفصیل آگے آوے گی۔

(۲۲) حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی اپنے غلام لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس سے بری ہو (تو گو دُنیا مین سزا سے بچ جاویگا لیکن) قیامت مین اُسپر کوڑے پڑین گے۔ ہان اگر وہ ویسا ہی ہو تو اور بات ہے (بہت سے لوگ بلا وجہ اپنی بیوی کو بدنام کرتے ہین وہ اس حدیث مین غور کرین کہ گو یہان سزا سے بچ جاوین لیکن آخرت مین نہ بچ سکتے)

(۲۳) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اپنے ایک غلام کو پیٹ رہا تھا مین نے پیچھے سے آواز سُنی کہ اے ابومسعود سمجھو! خدا تم پر اُس سے زائد قادر ہے جسقدر تم اسپر قادر ہو۔ مین نے مُڑ کر دیکھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ مین نے کہا یا رسول اللہ یہ خدا کے لیے آزاد ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نکرتے تو تم کو دوزخ کی آگ پہونچتی (اللہ اکبر! بے وجہ غلام کو مارنے سے جب یہ حکم ہے تو بیوی کو بلا وجہ زدوکوب کرنے کا کیا حکم ہوگا!)

(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ موت مین فرماتے تھے کہ نماز کا اور تمھارے قبضہ مین جو لوگ ہین اُنکا بڑا لحاظ رکھنا (انتقال کے وقت اِن دونون چیزون پر توجہ دلانا اسپر دال ہے کہ ان دونون کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔

عـــہ دیکھو مسئلہ ۲۷۔ ۱۲ محمد انعام اللہ۔

(بعض لوگ بلا وجہ اپنی بیویون پر بدگمانی کرتے ہین وہ اسپر غور کرین)

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابلیس لعین اپنے تخت کو پانی پر بچھا کر اپنے لشکر کو حکم دیتا ہے کہ جا کر لوگون کو بہکائین تو اس شیطان کا مرتبہ ابلیس کے پاس سب سے بڑھکر ہے جو سب سے بڑھکر لوگون کو بہکائے چنانچہ ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نے ایسا ایسا عہ کام کیا ہے تو ابلیس کہتا ہے تو نے تو کچھ بھی نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے (اور بیان کرتا ہے) کہ مین نے شوہر کا پیچھا نہ چھوڑا حتّٰی کہ اُسمین اور اُسکی بیوی مین تفریق عہ کرادی تو ابلیس اُسکو اپنے گلے لگا لیتا ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میان بیوی کی تفریق سب سے بڑا بُرا کام ہے کہ شیطان اُس پر سب سے زائد خوش ہوتا ہے)

(۱۹) غلام لونڈی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اُسکی طاقت سے زائد کام کا حکم نہ دیا جاوے (جب لونڈی غلام کا یہ حکم ہے تو بیوی کو ایسا حکم دینا جو اس پر شاق ہو کس طرح درست ہوگا)

(۲۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالی جب کسی کو مال دے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر والون کا انتظام کرے (بہت سے لوگ اپنے بال بچون پر خرچ مین بُخل سے کام لیتے ہین اور غیرون کے ساتھ سخاوت کرتے ہین وہ اسپر غور کرین)

(۲۱) غلامون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ لوگ تمھارے بھائی ہین خدائے تعالی نے اُنکو تمھارا ماتحت بنایا ہے۔ تو جب کسی کی ماتحتی مین اُسکا بھائی ہو (یعنی کوئی غلام ہو) تو اُس کو جو خود کھائے وہ کھلائے اور جیسا خود پہنے ویسا ہی اُس کو پہنائے اور اُس کو ایسا کام نہ بتلائے جس کو

عہ یعنی بڑے بڑے کامون مین سے کسی بڑے کام کا نام لیکر کہتا ہے ۱۲ محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور محلہ ٹپکاپور عہ یعنی طلاق دلوادی ۱۲ محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور۔ محلہ ٹپکاپور مکان نمبر ۹۳

مسئلہ نفقہ مین طرفین کا لحاظ ہے یعنی اگر میان بیوی دونون مالدار ہون تو نفقہ امیرانہ واجب ہے۔ اگر بیوی مالدار گھرانے کی ہے اور شوہر غریب تو امیرانہ نفقہ سے کم درجہ کا لیکن غریبانہ سے بڑھکر نفقہ واجب ہے مثلاً وہ اپنے گھر مین دو وقتہ گوشت کھاتی تھی اور شوہر برابر دال کھاتا رہتا ہے تو شوہر پر واجب ہے کہ ایک وقت گوشت ایک وقت دال دے وعلیٰ ہذا۔ اور اگر شوہر امیر ہے اور بیوی غریب تو شوہر کو اپنے درجہ کا نفقہ دینا واجب نہین ہے بلکہ غریبانہ سے زائد اور امیرانہ سے کم درجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اِس سے زائد دے تو تبرع ہے۔ جیسا کہ پہلی حدیثون مین غلامون کی نسبت گذرا کہ جو تم کھاؤ وہی کھلاؤ۔ اور اگر دونون غریب ہین تو غریبانہ نفقہ واجب ہے۔

مسئلہ اگر مہر مین کوئی مقدار مہر کی معجل ہے تو اُسکی وصولیابی کے قبل عورت کو حق ہے کہ شوہر کے پاس جانے سے انکار کردے اور اِس صورت مین عورت قصوروار نہ سمجھی جاوے گی بلکہ اُس زمانہ کا نان نفقہ تک شوہر کے ذمہ رہیگا۔

مسئلہ میکہ مین رہنے کے وقت بھی شوہر پر نان نفقہ واجب ہے۔ ہان اگر شوہر لیجانے کا مطالبہ کرے اور عورت جانے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہوجاویگا بشرطیکہ عورت کا رُکنا بلا وجہ ہو اور اگر وجہ ہو جیسا کہ پہلے آچکا ہے کہ مہر معجل شوہر نے نہین دیا تو نان نفقہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر عورت میکہ مین اپنے ہاتھ سے کھانا پکانے کی عادی نہ ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ پکا پکایا کھانا لادے یا کوئی ماما نوکر رکھ دے جو کھانا پکا دیا کرے۔ اور اگر اپنے ہاتھ سے کھانا پکانے کی عادی ہے تو کچا اناج لا دینا کافی ہے وہ اپنے ہاتھ سے پکالے۔ لیکن جیسے اکثر شوہر اُس سے اپنے خاندان

عـہ (ص ۲۱) آگے آخر مین جو وعدہ تفصیل کی نسبت تھا یہ وہی تفصیل ہے فافہم ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ۔

باقی تمھارے قبضہ مین جو لوگ ہین اس لفظ کا اطلاق محاورۂ عربی مین اکثر لونڈی غلام پر ہوتا ہے لیکن عموم لفظ کے لحاظ سے بیویان بھی داخل ہین۔ بالفرض داخل نہ ہون تو جب لونڈی کا یہ حکم ہے تو بیوی کا تو بدرجۂ اولیٰ یہ حکم ہوگا)

(۲۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خادم کو پیٹتے وقت اگر وہ خدا کا حوالہ دے تو ہاتھ روک لو (یہی حکم بیوی کے لیے بھی ہے)

(۲۶) حدیث شریف مین ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ خادم کے کسقدر قصور معاف کیے جاوین آپ نے سکوت فرمایا (اس لیے کہ سوال فضول سا ہے جس قدر ہوسکے معاف کرے) پھر دوبارہ اُسنے سوال کیا تو پھر آپ نے سکوت فرمایا۔ جب تیسری بار اُسنے پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر دن ستر بار معاف کرو۔ (اللہ اکبر! ایک دن مین اس سے زائد کیا قصور ہون گے۔ علاوہ برین عربی محاورہ کے رُو سے ستر کے لفظ سے خاص ستر کا عدد مراد نہین ہوتا بلکہ کثرت مراد ہے یعنی ہمیشہ معاف ہی کرتے رہو۔ پھر جب خادم کا مطلقاً یہ حکم ہے تو بیوی کا کیونکر یہ حکم نہوگا۔ ان مذکورشدہ آیتون اور حدیثون مین سے بعض تو صراحۃً بیوی کے ساتھ رعایت و نرمی کرنے پر دال ہین۔ اور بعض سب سے نرمی کرنے پر دلالت کرتی ہین عموماً جسمین بیوی کا داخل ہونا ظاہر ہے اور بعض مین لونڈی غلام کے ساتھ مُراعات کا ذکر ہے تو بیوی کے ساتھ مُراعات کرنیکا حکم دلالۃ النص سے ثابت ہے۔

اب آگے چند مسائل فقہیۃ کا ذکر ہے جسمین شوہر عموماً بے پروائی کرتے ہین۔

مسئلہ بہت سے لوگ سمجھتے ہین کہ اگر بیوی مالدار ہو تو اُسکا نان نفقہ واجب نہین حالانکہ بیوی چاہے جس قدر مالدار ہو اور شوہر چاہے جسقدر غریب ہو شوہر پر بیوی کا نفقہ واجب ہے۔

مسئلہ^۱۰ اگر عورت کسی مجبوری سے لڑکے کو دودھ نہ پلا سکتی ہو تو شوہر اُسکو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کرسکتا۔ جبکہ عورت بیمار ہو اور حکیم۔ ڈاکٹر دودھ پلانے کو منع کریں لیکن پھر بھی بعض لوگ عورت کو دودھ پلانے پر مجبور کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

مسئلہ^۱۱ اگر میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے تو اکثر اوقات چھوٹے بچے تک عورت سے الگ کر لیتے ہیں اور وہ بیچاری روتی رہ جاتی ہے حالانکہ لڑکے کو سات برس تک اور لڑکی کو بلوغ کے قریب تک اپنے پاس رکھنے کا ماں کو حق حاصل ہے شوہر زبردستی ماں سے چھین نہیں سکتا۔

مسئلہ^۱۲ بعض لوگ تفریق کے بعد لڑکوں کو تو ماں کے پاس رہنے دیتے ہیں لیکن لڑکوں کی خبرگیری نہیں کرتے۔ اگرچہ ماں کو لڑکوں کے اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل ہے لیکن لڑکوں کا تمام خرچ باپ ہی کے سر (ذمہ) ہے ماں کے ذمہ کچھ خرچ نہیں ہے۔

مسئلہ^۱۳ بیوی کو سفر میں ہمراہ لیجانے کا شوہر کو حق حاصل نہیں ہے تاوقتیکہ وہ بخوشی خود جانے پر راضی نہو۔

مسئلہ^۱۴ استطاعت ہوتے ہوئے شوہر کے ذمہ ہے کہ کم سے کم ایک خادمہ عورت کے لیے رکھ دے۔

ھذا ما عندی واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط زبرہ محمد رشید رجب ۱۳۵۱ھ کانپور

دلچسپی کے لیے چند مفید اشعار

اسطرح وارد ہوا اے خوش سیر	۱	بے سبب عورت کو آزردہ نکر
جو کرے ناحق کسی زن پر ستم	۲	اُسکو حاصل حشر میں ہو رنج و غم
مرد و زن میں مہر و الفت ہو اگر	۳	بعد مُردن پائیں وہ جنت میں گھر
مصطفےٰ نے اس طرح سے ہے کہا	۴	بے خطا ہرگز نہ ہو زن پر خفا

بھر کی خدمت گزاری کا حق سمجھتے ہین اور سب کے لیے کھانا پکانا اُسکے ذمہ سمجھتے ہین یہ کسی طرح سے اُسپر واجب نہین وہ خود خوشی سے تبرع کرے تو اور بات ہے شوہر اُسکو مجبور نہین کر سکتا۔

مسئلہ جہیز مین جو کپڑے لاوے اُسکے موجود ہوتے ہوے بھی کپڑے پہنانا شوہر پر واجب ہین شوہر یہ نہین کہہ سکتا کہ ابھی تو کپڑے موجود ہین کپڑے نہ بنواؤنگا بلکہ عورت کو حق ہے کہ اپنے جہیز کے کپڑے نہ پہنے اور شوہر کو کپڑے بنا دینے پر مجبور کرے۔

مسئلہ جو گھر عورت کو رہنے کے لیے دیا جاوے اُسمین شوہر کے تمام اعزّہ کو آنے سے روک سکتی ہے حتّٰی کہ بڑے سوتیلے لڑکے تک کو منع کر سکتی ہے۔

مسئلہ اکثر شوہر پردہ کرانا اپنا حق سمجھتے ہین۔ اکثر جگہ دیکھا گیا کہ شوہر اپنے دُور دُور کے اعزّہ کے سامنے ہونے پر عورت کو مجبور کرتا ہے اور اُسکے قریب قریب عزیزون سے پردہ کراتا ہے کاتب (یعنی مولانا محمد رشید صاحب) نے یہان تک[عـہ] ایک صاحب کو دیکھا جو اپنی بیوی کو اُسکے حقیقی بھانجے سے پردہ کراتے تھے شرع مین جن سے پردہ ضروری ہے اُن سے پردہ کرنا چاہیے خواہ وہ عورت کے اپنے عزیز ہون یا شوہر کے دونون برابر ہین۔ اور پردہ کرنا یہ عورت پر منجانب شرع مقرر ہے نہ کہ شوہر کا حق ہے کہ جس سے چاہے پردہ کرلے اور جسکے چاہے سامنے کردے

مسئلہ اکثر شوہر اپنی بیویون کو ایسے امور شاقہ کے کرنے پر مجبور کرتے ہین جو کہ اُسکی استطاعت سے باہر ہوتے ہین اور جب وہ نہین کرتی تو سزا دیتے ہین۔ پہلی حدیثین آچکی ہین کہ لونڈی غلام تک کو امور شاقہ کی تکلیف دینا درست نہین تو بیویون کو ایسی تکلیف دینا کس طرح درست ہوگا۔

ســہ جیسا کہ عام طور سے ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسیطرح ہے ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ

عـہ یہ عبارت احقر نے زیادہ کردی ہے تاکہ کوئی دوسرا نہ سمجھا جاوے ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ

قطعات تواریخ رسالہ ہذا از نتیجہ فکر جناب حاجی الحرمین الشریفین زائر مقبرہ حضرت سید الثقلین جناب معلی القاب مولوی حاجی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ نعمانی فضل رحمانی ساکن مقام بھگوانپور متصل شہر مظفر پور

کیا جمع مولانا انعام نے
مضامین انوکھے - حواشی جدید
لکھے اسمین دو عالمونکے مع حل
دلونکو لبھاتی ہے اسکی نفاست
خریدو اسے جلد ایمان والو
لکھو شیفتہ سال ہجری کا تم

وہ نسخہ جو مردونکو مرغوب ہے
عبارت مفید خوش اسلوب ہے
رسالہ اسی سے یہ محبوب ہے
چھپا ایسا خوشخط خوش اسلوب ہے
یہی اہل ایمان کا مطلوب ہے
کہ تالیف اعلیٰ نکو خوب ہے
سنہ ۱۳۲۳ھ

وله فارسی در سنه فصلی

جناب مولوی انعام کو را
مہیا کرد قول عالمان را
پے اصلاح جمع گر ہانست

وحید العصر گفتن ہست زیبا
بسعی خویشتن آن مرد دانا
بلا شک این کتابے فرد و یکتا

پے تاریخ فصلی شیفتہ گفت
کہ زیبا بہتر این تالیف اعلیٰ
سنہ ۱۳۲۳ فصلی

مندرجہ ذیل کتابین نہایت معتبر اور مفید اور بہت کام کی ہین جنسے ہزارون آدمیونکو نفع پہونچا اور اب تک پہونچ رہا ہے اور برابر خریداری کا سلسلہ جاری ہے اسوقت تک جن صاحبون نے نہ منگایا ہو وہ ضرور بالضرور منگائین اور ہماری تحریر کی تصدیق کر لین - اپنا پورا پتہ بخط صاف و نستعلیق لکھین ممکن ہو تو اردو اور انگریزی دونون مین لکھین

ہمارا پتہ یہ ہے مر محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور محلہ پٹکاپور مکان نمبر ۶۳

بہشتی زیور کے دسون حصے سنہرے ٹائٹل والے فی حصہ ۳ / ۱۰
بہشتی گوہر سنہرے ٹائٹل الاٹ ۸ / رو
رفع الارتیاب یہ رسالہ بہشتی زیور کے حصہ چہارم کا اضافہ ہے قیمت ۱ /
اصلاح النساء یہ رسالہ بہشتی زیور کے حصہ ہشتم کا پہلا اضافہ ہے اسمین شریر عورتون کی شرارتون اور ان کوتاہیونکا بیان ہے جو انسے اپنے شوہرون کے ساتھ واقع ہوتی ہین قیمت ۱ /
بہشتیٔ تہذیب اس رسالہ کی تعریف جسقدر کی جاے وہ تھوڑی ہی ہوگی اسمین اس امر کا نہایت عمدہ بیان ہے کہ عورت کو بعد شادی ہوجانیکے خدا و رسول کے

حکمون کو کسطرح ادا کرنا چاہیے اور اپنے شوہر اور اسکے عزہ ساس سسر وغیرہ سے کیسے برتاؤ کرنا چاہیے جس سے وہ عورت ہر دلعزیز رہے اور اسکی دنیا و آخرت خوب ہی اچھی ہو جاے یہ حصہ ہشتم کا دوسرا اضافہ ہے اور قیمت صرف ۱ /
افلاح النساء منظوم اردو یہ بھی بے مثل رسالہ ہے جسکی نسبت حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی نے اسطرح تحریر فرمایا ہے کہ بندہ نے رسالہ مسمّٰی بہ فلاح النساء از جو بہشتی زیور مرتبہ احقر کی نظم کا مسودہ ہے اکثر مقامات سے

دیکھکر بہت پسند کیا اللہ تعالیٰ جامع کو جزاے خیر عطا فرماوے اور اس رسالہ کو ذریعہ مقاصد حسنہ کا بناوے قیمت ۳ /
زندگی و موت کا شرعی دستور العمل اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص زندگی اور موت کے کامون کو شریعت کے موافق کر سکتا ہے صرف
الانتباہات المفیدہ اردو قیمت باختلاف کاغذ ۱۲ / و ۹ /
اس کتاب مین انگریزی کی وجہ سے جو خرابیان مسلمانون مین پیدا ہوگئی ہین یا آیندہ پیدا ہونیوالی ہین سب کے لیے اصول اور نہایت عمدہ عمدہ

دلیلین اور جوابات لکھے گئے ہین جنکو سمجھ لینے سے ہر مسلمان دین پر جم سکتا ہے - ایسا کون مسلمان ہوگا جسکو بنیاد دین و مذہب پیارا نہو پھر اس کتاب کے پاس رکھنے کے لیے کسی کو غفلت و کوتاہی بیجا ہے -
اکسیر در بیان تقدیر و تدبیر اس کتاب مین جسقدر اعتراض اور شک تقدیر و تدبیر کے متعلق لوگونکے دلونکو پریشان کرتے ہون لکھ کر انکے جوابات وغیرہ مذکور ہین قیمت ۹ /
اصلاح الخیال اردو - ۲ /
اس رسالہ مین تحریرات ہر طرح کے ہیر پھیر اور خراب خیالات کی اصلاح ہے

۵ یعنی جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب سابق مدرس عربی حال تاجر کتب کانپور محلہ پٹکاپور مکان نمبر ۶۳

گر خطا اُسکی نہ ہو تو مت ستا	۵	جان کر دوزخ مین تو ہرگز نہ جا
علمِ دین[1] سکھلائیے زن کو ضرور	۶	شرک اور بدعت سے رکھیے اُسکو دور
مہر اور الفت مین رکھو اعتدال	۷	نان و نفقہ اُسکو دو تم جلد[12] حال
پاس عورت کے اگر ہو مال و زر	۸	اور شوہر کی ہو تنگی سے گذر
جب بھی ہے یہ حکم سُن اے پرہنر	۹	نان و نفقہ اُسکا ہے شوہر کے سر
ہے اگر بیوی گھرانے کی امیر	۱۰	تجکو لازم ہے یہ اے روشن ضمیر
نان و نفقہ مین رکھ اوسط کا خیال	۱۱	تا نہ پہونچے اُسکو کچھ رنج و ملال
ہو زیادہ ایک عورت سے اگر	۱۲	ہر عمل مین ہو برابر یکدگر

حکایت

ایک تھے صاحب ولی اور پارسا	۱۳	اُن سے اِک دن ایک نے جاکر کہا
مرد و زن مین قاعدہ کیا چاہیے	۱۴	کس طرح سے مل کے رہنا چاہیے
تب کہا اُس شخص نے اے خوش خصال	۱۵	مرد و زن مین چاہیے الفت کمال
زن سے کھیلے اور ہنسے یون باوفا	۱۶	کھیلتے ہنستے تھے جیسے مصطفا[12]
اسطرح سے مل کے رہ تو زن کے ساتھ	۱۷	جس طرح کہ رہتی ہے جان تن کے ساتھ
دم سے بیوی کے ہے تیری عز و شان	۱۸	راحتِ قلب و جگر آرامِ جان
رنج و غم سے کیون ہو وہ زار و نزار	۱۹	جس کے پہلو مین ہو اُسکا غمگسار
نیک زن کا خوش قسمتی کی ہے دلیل	۲۰	دین کی رہبر ہے دُنیا کی کفیل
نیک زن دُنیا مین ہو جسکو نصیب	۲۱	رشکِ شاہانِ جہان ہے وہ غریب
اُسکی قسمت کا بھلا کیا پوچھنا	۲۲	جسکی بیوی ہو حسین و باوفا

خوبصورت[12]

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

[1] اگر عورت پڑھ سکتی ہو تو اُسکو پہلے معین القرآن کا حصہ اول پڑھا کر قرآن مجید پڑھاؤ جب قرآن مجید کچھ پارے پڑھ چکے تو قرآن مجید ختم ہونے تک معین القرآن کا دوسرا حصہ اور تجوید القرآن کو بھی پڑھاؤ ان دونون سے اردو پڑھنے کی بھی قوت ہو جائیگی۔ پھر بہشتی زیور کے حصے اور اسکے سب حصے ضمیمہ یعنی بہتر حصہ - فلاح النساء - صلاح النساء وغیرہ اور رسالہ اصلاح الرسوم پڑھاؤ و انشاء اللہ تعالی اسقدر سے کام چل جائیگا - اگر عورت نہ پڑھ سکے تو ان سب کتابون کی باتین اسکو زبانی سمجھا سمجھا کر ذہن نشین اور یاد کرا دو ورنہ تم سے بھی قیامت کے دن سوال ہوگا ۱۲ محمد انعام اللہ عفی عنہ [2] اسکی پوری تفصیل بہشتی زیور مین لکھدی گئی ہے اس کتاب کا نام

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن

بحمدہ و المنة کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں رسالہ اصلاح النساء (مصنفہ حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی حافظ قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی) کا ضمیمہ جناب مولوی عبد الحق صاحب ساکن قصبہ پور قاضی ضلع مظفر نگر کا تالیف و تصنیف کیا ہوا جس کا نام

بہترین جہیز

—— ﴿ مع حواشی جدیدہ و ﴾ ——

اضافہ مضامین

جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب تاجر کتب کانپور محلہ پٹکاپور کے مشہور تجارتی کتب خانہ کے لیے اپریل سنہ ۱۹۱۹ عیسوی کو خواجہ عبد الواحد صاحب کے اہتمام و انتظام سے

مطبع انتظامی کانپور میں چھپا

تعداد طبع ۱۲۵ عدد

اطلاع - میرے تجارتی کتب خانہ سے اُردو، فارسی، عربی کی کتابیں جلد و بکفایت روانہ ہوتی ہیں اور اُردو فارسی کا نیا قاعدہ چھپ گیا ہے حصہ اول کی قیمت ۱/ حصہ دوم کی قیمت ۱/ ملنے کا پتہ محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور پٹکاپور

الخطابات الملیح اردو مطبوعہ کانپور اسمین مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے عقائد باطلہ کی تردید اور انکے عقیدون سے بچتے رہنے کی بابت بیان ہے قیمت ۲ر

تجوید القرآن منظوم اردو مطبوعہ کانپور۔ علم قراءت مین یہ بہت ہی عمدہ نفیس رسالہ ہر مسلمان کو جو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق رکھتا ہو اسکی خریداری ضروری ہے اور اسکی قدر کرنی مناسب ہے قیمت ۱ر

مجموعہ تحذیر الاخوان اس مجموعہ کی خوبی بیان سے باہر ہے اسمین پانچ رسالے شامل ہین جنمین ہندوستان مین سود لینے بیاج لینے کی بحث ہے اور دوسرے مین رشوت کی حقیقت وغیرہ کا بیان ہے اور تیسرے مین جھاڑ پھونک اور گنڈہ تعویذ کے متعلق ضروری تحقیق ہے اور چوتھے مین نکاح پڑھانے کی اجرت وغیرہ کا حکم ہے اور پانچوین مین مدارس اسلامیہ و مساجد وغیرہ مین جو مستعارف چندہ وصول کیا جاتا ہے اسکے بعض مفاسد کا حکم اور بیان ہے یہ پانچوں رسالے ایک ساتھ نہایت عمدہ خوشخط چھپے ہین رعایتی قیمت ۳ر

اوراد رحمانی وظیفہ کی ایسی عمدہ کتاب ہے کہ تعریف نہین ہوسکتی اسمین چھوٹے چھوٹے لفظ کے ایسے وظیفے مذکور ہین جنسے بہت سا ثواب ملتا ہے کم فرصت والے لوگ بھی اس سے فائدہ

حاصل کرسکتے ہین اعلیٰ قیمت صرف ۳ر

الاستبصار در بیان استغفار مطبوعہ کانپور سبحان اللہ یہ بہت عمدہ رسالہ ہے ۱ر

اصلاح نذیریہ مطبوعہ اسمین ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ترجمہ قرآن کی غلطیون و اصلاح کا ذکر ہے قیمت ۱ر

اصلاح حیرت۔ اسمین مرزا حیرت دہلوی کے ترجمۂ قرآن کی غلطیون و اصلاح کا بیان ہے قیمت ۱ر

بسط البنان اسمین اُن بعض اعتراضون کا بیان ہے جو کہ حفظ الایمان پر بعض ناواقفون نے کیے تھے جو لوگ کہ حفظ الایمان دیکھنا چاہیں وہ ضرور اسکو منگائین قیمت صرف

تنبیہات وصیت اسمین عمدہ عمدہ نصیحتین درج ہین بہت کام کی چیز ہے قیمت ۱ر

تحقیق تعلیم انگریزی اسکو ضرور دیکھو اسمین انگریزی تعلیم کی بابت عمدہ بیان ہے

تعلیم الدین کامل اس کتاب مین دین کی تعلیم کا بہت عمدہ بیان ہے ۶ر

تسہیل المبتدی عمدہ چھپی ہوئی دوسری جگہ سے اسکی نسخہ بیچتے ہی قیمت ۳ر

زاد السعید درود شریف کے بیان مین عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲ر

شوق وطن آخرت کے احوال مین بہت سے مضامین مطبوعہ کانپور کام کی کتاب ہے ۳ر

فروع الایمان عمدہ کتاب ہے اسمین ایمان کی تمام شاخون وغیرہ کا کافی بیان ہے ۲ر

فتاویٰ اشرفیہ حصہ اول ۳ر

فتاویٰ اشرفیہ حصہ دوم ۴ر

الٰہی دونون حصونکو منگالو اور طرح طرح کے ضروری کام کے فتوے اسمین دیکھ لو۔

نشر الطیب اسمین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے حالات ابتدائے پیدائش سے آخر عمر تک کے درج ہین اور بڑی طرح طرح کی تحقیقات اسمین ہین ضرور دیکھو قیمت ۱۲ر

یادِ یاران اسمین حضرت مولینا گنگوہی شاہ رشید احمد صاحب قدس سرہ کا مختصر طور پر تذکرہ ہے

بیان القرآن اردو مین یہ نہایت عمدہ تفسیر قرآن مجید کی تیار ہوئی ہے ہر جلد مین ڈھائی پارہ کی تفسیر ہوتی ہے قیمت فی جلد عہ ہے اب تک صرف پانچ جلدین طبع ہو چکی ہین غالباً طلبہ کو رعایت بھی ہوگی۔

کلید مثنوی حصہ اول بلاغیر مجلد عہ ر

کلید مثنوی حصہ دوم بلاغیر مجلد عہ ر

کمالات امدادیہ سنہری مجلد ۴ر

مناجات مقبول نہایت عمدہ مجلد مطلا و مینا کار کاغذ گلابی قیمت ۷ر

ایضاً بالصفات بالا کاغذ سفید ۶ر

اصلاح الرسوم مطبوعہ کانپور ۴ر

مکتوبات امدادیہ مطبوعہ کانپور ۲ر

مجموعہ اصلاح انقلاب والوبا مطبوعہ کانپور ۱ر

جمال القرآن ہر حصہ کامل مطبوعہ کانپور ۲ر

معین القرآن حصہ اول ۱۰ر

معین القرآن حصہ دوم ۲ر

اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لو یا کسی کو پڑھا دو بہت جلد قاعدہ کے موافق قرآن مجید کا پڑھنا آجاویگا ابھی کیوں سوچ رہے ہو دوبارہ طبع ہوئی ہے

تسہیل المقصد آمد نامہ کی ایسی عمدہ شرح ہے کہ اپنی خوبی کی وجہ سے پھر دوبارہ چھپی ہے قیمت ۲ر

قطعات الصیقلہ یہ بھی مزیدار کھیل چھوٹا سا عمدہ رسالہ ہے ۱ر

گوہر بے بہا یہ نہایت عمدہ شرح کریمائی ہے جو کہ سعدی کی تصنیف ہے اس شرح کو

بامحاورہ اردو ترجمہ اور حل ترکیب کیا گیا ہے اور ہر شعر کے مطلب کو وعظ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ہر ایک اردو پڑھا ہوا بخوبی سمجھ سکتا ہے اپنی خوبی کی وجہ سے ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے قیمت ۲ر

ہدیۃ النعامیہ اردو یہ کتاب فارسی کی تمام قواعد کی کتابون کے لیے نہایت ہی عمدہ ذخیرہ ہے اسمین بہت سی قرآن شریف کے اشعار اسکے استادونکے نقش مطالب تحقیق بخاری قادریہ تھا اسلیے اب سب اشعار کو جمع کر کے ترجمہ و شرح اردو کافی ہین اسکے ساتھ چھاپا گیا ہے قیمت ۳ر

تذکیر آخرت اردو سورۃ اذا زلزلت کا نہایت عمدہ بے مثل وعظ ہے ۳ر

مواعظ حسنہ اردو مین سورۃ والعصر کا نہایت عمدہ وعظ ہے ۲ر

وعظ تحسین اردو مین روزہ کے متعلق ایسا وعظ دیکھا اور سنا نہین گیا قیمت صرف ۲ر

بہترین وسائل نہایت عمدہ کتاب چھپی ہے اسمین حضور کی نعل مبارک کے تین قسم کے سادہ نقشہ بھی شامل ہین قیمت ۳ر

فرمان مبارک رسول مقبول صلعم کا عامل بحرین کے نام کئی رنگوں مین ۲ر

فرمان مبارک بصفات بالا مقوقس بادشاہ کے نام کئی رنگوں مین ۲ر

نعل مبارک کا نقشہ کئی رنگوں کا ۲ر

نعل مبارک کا دوسرا نقشہ کئی رنگوں کا ۲ر

(**نوٹ**) ان کتابون کے علاوہ کانپور کے ہر مطبع کی موجودہ کتابیں بھی کفایت سے ملینگی ملنے کا پتہ یہ ہے محمد انعام اللہ تاجر کتب شہر کانپور محلہ پٹکاپور مکان نمبر ۲

محمد انعام اللہ تاجر کتب
کانپور سابق جناب
مولوی محمد نعیم صاحب مرحوم

عزیزۂ مسطورہ کو لکھ کر دین کہ جن پر عمل کرنے سے زندگی دنیا مین آرام اور آخرت مین
نجات اور راحتِ دوام ہو مین نے یہ خیال کر کے کہ یہ لڑکیون اور عورتون کے
واسطے دین اور دنیا کے لیے بہت مفید ہے عرض کی کہ اسکی چند نقلین اپنے اور
رشتہ دارون کی لڑکیون اور مستورات مین تقسیم کر دی جاوین تو بہت بہتر ہے
اسکے بعد یہ تحریر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ وعم فیضہ کی
نظر اشرف سے گذری اون کی راے عالی مین بھی اس کی اشاعت مناسب
معلوم ہوئی اس لیے جناب مخدوم نے اسکی اشاعت کی اجازت دی۔
میرے علم مین یہ پہلی مثال ہندوستان مین ہے جو کسی لڑکی کے جہیز کے ساتھ
اس قسم کی نافع تحریر دی گئی ہو مین اللہ تعالے سے دعا کرتا ہون کہ اس سے مسلمان
لڑکیون اور عورتون کو دینی اور دنیوی فائدہ پہونچاوے۔ کتبہ احقر نذرالحق عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]	**بہترین جہیز**	[illegible]

حامداً ومصلیاً - پیاری دختر لختِ جگر اسعدکِ اللہ تعالےٰ
فی الدارین متفائلاً باسمکِ المیمون۔
ابھی تک تم اپنی مادر مشفقہ اور اپنے مہربان والد کے سایۂ عاطفت مین پرورش
پاتی رہی ہو تمھارے والدین تمھارے آرام و راحت کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے رہے ہین
تمھاری تعلیم و تربیت و درستی اخلاق اور ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار رہے
آج سے تم ایک نئی دنیا مین قدم رکھتی ہو جہان تمھارے تمام اخلاق و عادات
اور حرکات و سکنات کی ذمہ داری خود تم پر عائد ہوگی اسلیے مین چند ہدایتین تمکو
کرتا ہون کہ اگر تم اونپر کاربند رہوگی تو انشاءاللہ تعالی دین اور دنیا کی کامیابی

دیباچہ از حضرت اقدس اشرف العلماء مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی ظلہم العالی

احقر اشرف علی عفی عنہ منظر مدعا ہے کہ جس زمانہ مین رسالہ اصلاح النساء کی ترتیب ہو رہی تھی ایک مضمون عورتون کے لیے نہایت مفید جو حضرت مولانا عبد الحق صاحب پوری وکیل ریاست رتلام و ممبر مدرسہ عالیہ دیوبند مدفیضہم کا لکھا ہوا تھا نظر سے گذرا جسکے لکھے جانے کی وجہ مولانا کے صاحبزادے نے تمہید مین ظاہر کی ہے اسکو دیکھ کر بے ساختہ تمنا اوسکی اشاعت کی ہوئی چنانچہ اوسکی تقریظ مین بھی احقر نے اس تمنا کو ظاہر کیا پھر مولانا موصوف نے اوسکی ایک نقل مع اجازتِ اشاعت مجکو عطا فرمائی اس اثنا مین رسالہ اصلاح النساء طبع ہو کر شائع ہونے کو تھا مناسب معلوم ہوا کہ اس مضمون کو رسالہ مذکورہ کا ضمیمہ بنا دیا جائے مولانا نے لقب اسکا بہترین جہیز رکھا ہے اسمین باستثنا چند خاص مواقع کے کہ خاص حالات کے اعتبار سے اونمین خاص خطاب ہے باقی سب مضامین مفید عام ہین اول تمہید پھر وہ مضمون اور مضمون کے آخر مین میری تقریظ ہے اللہ تعالی اسکو نافع اور جہل کا دافع بنا وے۔ تحریر تاریخ

۳۔ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ

تمہید از جانب نذر الحق صاحب ابن مصنف رسالہ ہذا مولوی عبد الحق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد جناب الہی جل جلالہ و نعت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وسلم بندہ احقر نذر الحق عفا اللہ عن سیئاتہ گذارش کرتا ہے کہ میرے والد ماجد جناب مولانا مولوی سیدی عبد الحق صاحب مدظلہ العالی نے میری ہمشیرہ عزیزہ سلمہا اللہ تعالی کے عقد نکاح کے وقت جو کہ طریق سنت پر کیا گیا تھا چند ہدایتین بوقتِ رخصت

اہتمام نماز کا نہیں رکھتیں اسکا تم خیال رکھو کہ سفر میں بھی تمہاری نماز قضا نہ ہو سفر
یا ریل کا ہوتا ہے یا گاڑی بہلی کا ہوتا ہے اگر گاڑی بہلی کا سفر ہے تو وہ اپنے اختیار کی
سواری ہے جنگل میں ٹھہرا دو اور ایک طرف ہو کر موقع یا بڑی چادر سے نماز پڑھ لو
اگر وضو نہیں ہے تو وضو بھی گاڑی بہلی کی آڑ میں ہو سکتا ہے۔ اور اگر ریل کی سواری ہے
اور تم ایسی گاڑی میں سوار ہو جو مستورات کے لیے مخصوص ہے تو اوس میں تمکو جبکہ تم نے
پورا عزم نماز پڑھنے کا کر لیا ہے گو کیسی ہی کشمکش ہو نماز پڑھنے کی جگہ مل جاویگی ریل
اتنی دیر اکثر اسٹیشنوں[1] پر ٹھہرتی ہے کہ دو یا تین رکعت نماز پڑھ لی جاوے کیونکہ سفر
شرعی میں یا دو رکعت نماز فرض ہے یا تین[2] رکعت پس اسقدر مہلت ضرور مل جاتی ہے
اگر سنن و نوافل مذکورہ بالا سفر میں نہ ہو سکیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر فرض و واجب[3]
سفر کی حالت میں بھی نہ چھوڑو۔ اور اگر تم ایسی گاڑی میں سوار نہیں ہو جو عورتوں کے لیے
مخصوص ہو تو ایسی حالت میں ضرور ہے کہ تمہارا محرم یا شوہر تمہارے پاس[4] بیٹھا ہو گا وہ
ضرور تمہارا کفیل کار ہو گا غرض عزم بالجزم کے سامنے کوئی روک نہیں ہے جو نہایت
مضبوطی کے ساتھ نماز کا پابند ہو گا خواہ عورت ہو یا مرد سفر میں بھی نماز ادا کرے گا
ریل کی سواری گو اختیاری سواری نہیں ہے مگر ترک نماز کے واسطے ہرگز عذر نہیں ہے
ہم بہت خوش ہیں کہ تم نماز بہت اطمینان کے ساتھ جسمیں پورے طور سے تعدیل
ارکان ہوتی ہے ادا کرتی ہو اللہ تعالی تمکو مزید توفیق حسنات عنایت فرما دے
فرائض کے سوا ای سنن مؤکدہ کا التزام بھی رکھو اور ہو سکے تو اور سنن و نوافل جو
حدیث سے ثابت ہیں پڑھا کرو۔ تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے اور ہمارے حضور
رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھی ہے اگر کبھی رات میں

---

۱ اور چلتی ریل میں بھی درست ہے ۱۲ ۲ اسی طرح فجر کی سنت ۱۲ ۳ جب سفر میں نماز کا قصر لازم ہے عورت کے ساتھ اوسکے
محرم یا شوہر کا ہونا ضرور ہے محرم وہ شخص ہے جسکے ساتھ کبھی نکاح جائز نہیں ہو جیسے باپ حقیقی بھائی چچا بیٹا وغیرہ
اور جس شخص کے ساتھ ایک حالت میں نکاح ناجائز اور دوسری حالت میں جائز ہے اوسکے ساتھ عورت کو سفر جائز نہیں ہے
مثلاً بہن یا خالہ کا خاوند کیونکہ ایسے شخص کے ساتھ اوسیوقت تک نکاح ناجائز ہے جب تک کہ بہن یا خالہ اوس شخص کے نکاح میں ہیں ۱۲م

تمکو نصیب ہوگی وہ ہدایتین یہ ہین۔

سب سے مقدم اللہ تعالی اور اوسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طاعت ہے اسکا ہمیشہ دل سے خیال رکھو خداوند تعالے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کوئی کہے کہنے والا خواہ کوئی ہو اوسکا کہنا ہرگز مت مانو دیکھو مان باپ کی اطاعت کی قرآن شریف مین حد درجہ کی تاکید آئی ہے اور جنت مان باپ کے قدمون کے نیچے ہے لیکن خداوند تعالی اور اُسکے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اگر مان باپ بھی کہین تو اونکا بھی کہنا نہ مانو اللہ تعالے اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفاہ اور اگر مان باپ تجھے میرے ساتھ اوس چیز کو شریک کرنے پر مجبور کرین جسکا تجھے علم نہین ہے تو اونکی اطاعت اس بات مین مت کر اور دنیا مین اونکے ساتھ سلوک سے پیش آ تا رہ۔

ہم نے جو چہل حدیث تمھارے واسطے تالیف کی ہے اور اوسے تم نے مع ترجمہ یاد بھی کر لیا ہے اوسمین یہ حدیث ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق خالق کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی اطاعت نہ چاہیے پس جب تمھین تہ دل سے اطاعت الٰہی کا خیال رہے گا تو جو احکام خداوندی ہین تم خود بخود اونکی پابند رہوگی شرائع اور احکام الٰہی بہت ہین جنکی کسیقدر تفصیل تم نے دینی رسالون خصوص بہشتی زیور مین پڑھی ہے اون سب کی یہان اعادہ کی ضرورت نہین ہے البتہ اونمین جو نہایت اہم ہین اونکا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بعد اعتقاد توحید الٰہی و رسالت رسالت پناہی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے جو چیز نہایت اہم اور قرآن شریف مین جابجا اوسکی تاکید آئی ہے وہ نماز ہے نماز اسلام کا ایسا رکن اور فرض اہم ہے کہ عاقل بالغ سے یہ کسی وقت ساقط نہین ہوتا پس نماز پنجگانہ نہایت پابندی کے ساتھ ہمیشہ وقت پر سفر و حضر مین برابر ادا کرتی رہو اکثر مستورات پابند نماز کی ہونے پر بھی سفر کی حالت مین زیادہ

پڑھنے کا اتفاق نہین ہوا تو دن مین اوسکو پڑھا ہے آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تہجد کی نماز پڑھتی تھین تہجد کا وقت مقبولیتِ دعا اور نزولِ رحمت کا وقت ہے کسی ایک نماز کے بعد تلاوتِ قرآن شریف بھی کرتی رہو صبح کی نماز کے بعد وقتِ تلاوت مقرر رکھو تو اچھا ہے تم نے قرآن شریف اور قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا ہے تلاوت کے وقت ترجمہ کا بھی دھیان رکھو اور جہان سمجھ مین نہ آوے اوسے پوچھ لو یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ تم قرآن شریف پڑھنے مین حروف کو اونکے مخارج سے ادا کرتی ہو اور عین اور حاے حطی اپنے مخارج سے ادا ہوتے ہین ورنہ عموماً عورتون سے قرآن شریف پڑھنے مین مخارج سے حروف ادا نہین ہوتے حاے حطی کی جگہ ہاے ہوز اور عین کی جگہ الف یعنے ہمزہ نکلتا ہے۔

بابت روزہ

روزہ کی نسبت تمھین تاکید کرنے کی ضرورت نہین ہے تم خود علاوہ رمضان شریف[1] کے اور نفلی روزہ بھی رکھتی ہو جیسا کہ اکثر لڑکیون کی عادت ہے اور خاص اس بات مین عورتون کی ہمت مردون سے زیادہ ہی لیکن کہنے کی ضرورت یہ ہے کہ روزہ کو پاک صاف رکھو غیبت سے تو بچو یہ ہر حالت مین ضرور ہے کیونکہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے

[1] رمضان شریف مین تراویح پڑھنا اور اعتکاف کرنا بھی سنت موکدہ ہے سارے شہر مین اگر اعتکاف کوئی بھی نہ کریگا تو ترک سنت کا گناہ سب پر رہیگا اور اگر ایک آدمی نے بھی اعتکاف کر لیا تو کسی کے ذمہ ترک سنت کا گناہ نہ رہیگا۔ اعتکاف کم سے کم تین دن کا کرے اگرچہ بعض اماموں کے نزدیک اس سے کم کا بھی درست ہے اور بہتر تو یہ ہے کہ رمضان کے آخر پورے عشرہ اعتکاف کرے رمضان کی بیسوین تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے سے اعتکاف کی نیت سے مرد کسی مسجد مین داخل ہو جسمین پانچون وقت جماعت ہوتی ہو اور اگر جامع مسجد ہو تو اور بھی بہتر ہے اور عورت اپنی مکان کے خاص اوس گوشہ مین اعتکاف کرے جسکو نماز کے لیے معین کیا ہے بلا ضرورت حاجت انسانی کے اعتکاف کی جگہ سے باہر آنا درست نہین ہی عید کا چاند دیکھنے کے بعد مرد مسجد سے اور عورت اپنے اعتکاف کی جگہ سے باہر آوے۔ اور عورت کو اگر حیض یا نفاس آجاوے تو اعتکاف کو چھوڑ دے کیونکہ اس حالت مین درست نہین۔ اور اعتکاف مین مرد سے ہم بستر ہونا اور لپٹنا چمٹنا بھی درست نہین عورتین تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہین ایسا ہرگز نہ چاہیے عشا کے فرض اور سنتون کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے چاہے چار چار کی جب پوری بیس رکعتین پڑھ چکے تو وتر پڑھے ۱۲ محمد انعام اللہ کانپوری عفی عنہ

درمیانی رقوم اور کسرات کا حساب اس سے بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے مثلاً ڈیڑھ سو روپیہ کی زکواۃ کا حال معلوم کرنا ہے تو نقشہ مین سو روپیہ کی زکواۃ دیکھو اور پھر پچاس کی دونون کو ملالو یہ ڈیڑھ سو روپیہ کی زکواۃ ہو گی یا مثلاً پچھتر روپیہ کی زکواۃ کا دریافت کرنا مطلوب ہے تو نقشہ مین پچاس کی زکواۃ اور پھر پچیس کی زکواۃ دیکھو دونون کو ملانے سے پچھتر کی زکواۃ ہو گی حج فرض[1] ہے استطاعت ہونے پر۔ اور جس شخص پر حج فرض ہو جاوے اور وہ حج ادا نہ کرے تو اوسکے لیے سخت وعید حدیث مین آئی ہے ایسے شخص کے نا مسلمان مرنے کی وعید مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ہمین معلوم ہے کہ تمھارے پاس جو زیور ہے وہ اسقدر نہین ہے کہ حج تم پر فرض ہو عورت کے لیے علاوہ زاد راہ کے محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہی جیسا کہ تم نے دینی رسائل مین پڑھا ہے لیکن اگر اللہ تعالی تمھین ایسی مقدرت دے کہ حج فرض ہو جاوے تو بلا تامل و تساہل حج ادا[2] کرنا چاہیے۔

اب ہم چند باتین تمھاری معاشرت کے متعلق ذکر کرتے ہین

شوہر کی فرمانبرداری عورت پر واجب ہے، اور حدیث مین اسکی بہت تاکید آئی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مین کسی انسان کے لیے سجدہ کرنے کا

[1] حج کے مسائل بہت ہین بعض فرائض۔ اور بعض واجبات۔ اور بعض سُنن۔ اور بعض مستحبات ہین ان سب کی اس جگہ گنجایش نہین ہے صرف فرض بتلائے دیتے ہین جو کہ تین ہین احرام اور وقوف بعرفہ اور طواف زیارت ان مین سے احرام تو شرط ہے اور وقوف بعرفہ۔ اور طواف زیارت یہ دونون رکن ہین۔ ان تینون مین سے اگر کوئی بھی چھوٹ جاویگا تو حج نہو گا۔ اور اگر کوئی واجب رہ جاویگا تو حج تو ہو جاویگا مگر اوسکی وجہ سے ایسے جانور کا ذبح کرنا لازم آویگا جسکی قربانی جائز ہے مثلاً گائے۔ بکری۔ اونٹ حج کے مسائل مین یہ بات خصوصیت سے یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وقوف بعرفہ کے حق مین وہ رات جو عرفہ کے دن کے بعد آتی ہے اگلے دن کی رات نہین ہے بلکہ اسی دن کے تابع ہے اسلیے اس رات مین صبح صادق ہونے سے اول اگر کسی نے عرفات مین قیام کیا تو اوسکا حج ہو جاویگا بخلاف اور تمام ایام کے کہ اس دن کا حکم بعد غروب آفتاب کے باقی نہین رہتا ہی ۱۲ م

[2] حج کرنے کا بہت بڑا ثواب ہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص حج کرے اور اوسمین کوئی بیحیائی اور گناہ کا کام نہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے ۱۲ م

بہت خیال رکھنا چاہیے تمھین جو زیور ہم نے دیا ہے وہ قدر نصاب[1] کو پہونچ گیا ہے اوسکی زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرتی رہنا چاہیے اگر شوہر بی بی کی جانب سے زکوٰۃ دیدے تو جائز[2] ہے اگر کوئی عورت جسپر زکوٰۃ فرض ہے اپنے مال مین سے زکوٰۃ دے[3] اور اوسکا شوہر منع کرے تو اسمین شوہر کا کہنا نہ ماننا چاہیے جیسا کہ اوپر حدیث مذکور ہوئی ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یہ مسئلہ صرف آگاہی کے واسطے لکھدیا ہے ورنہ انشاء اللہ تعالی تمھین ہرگز ایسا موقع پیش نہ آویگا بلکہ اور زیادہ فرائض اور مسائل شرعیہ کی پابندی کی تاکید ہوتی رہیگی۔ یہان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آسانی کے واسطے ایک نقشہ استخراج زکوٰۃ کا ایک ہزار روپیہ سے لیکر دس روپیہ تک لکھدین اگرچہ دس بیس روپیہ کے مال پر بوجہ قدر نصاب نہ پہونچنے کے زکوٰۃ واجب نہین ہے لیکن نصاب پورا ہونے کے بعد کسرات کا حساب نکالنے مین اس نقشہ سے سہولت ہوگی۔ سونے چاندی مین نصاب کے بعد جب پانچوان حصہ بڑھے تب بڑھوتری پر زکوٰۃ آویگی ورنہ نہین۔

تعداد روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب		تعداد روپیہ		مقدار زکوٰۃ واجب	
ایک ہزار	۱۰۰۰	پچیس روپے	۲۵	تین سو	۳۰۰	سات روپے آٹھ آنے	۷/۸
نو سو	۹۰۰	بائیس روپے آٹھ آنے	۲۲/۸	دو سو	۲۰۰	پانچ روپے	۵
آٹھ سو	۸۰۰	بیس روپے	۲۰	ایک سو	۱۰۰	دو روپے آٹھ آنے	۲/۸
سات سو	۷۰۰	سترہ روپے آٹھ آنے	۱۷/۸	پچاس	۵۰	ایک روپیہ چار آنے	۱/۴
چھ سو	۶۰۰	پندرہ روپے	۱۵	پچیس	۲۵	دس آنے	/۱۰
پانچ سو	۵۰۰	بارہ روپے آٹھ آنے	۱۲/۸	بیس	۲۰	آٹھ آنے	/۸
چار سو	۴۰۰	دس روپے	۱۰	دس	۱۰	چار آنے	/۴

[1] زکوٰۃ کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سونے چاندی کے زیور اور نقد کے سوا اگر گوٹہ ٹھپہ سچے کام کا ہو اور قدر نصاب کو پہونچ جائے تو اوسمین بھی زکوٰۃ فرض ہے اور یہی حال ان کپڑون اور جوتون کا ہے جنمین سچا کام ہو اور انکی زری قدر نصاب کو پہونچ جائے ۱۲ [2] انعام اللہ عفی عنہ [3] جبکہ بی بی کو پہلے اطلاع کردے ۱۲ [4] اپنا منتہ دار اگر مستحق زکوٰۃ ہو تو اوسکو زکوٰۃ دینے کا دونا ثواب ہے ایک صلہ رحم کا دوسرا خیرات کا ۱۲ [5] مثلاً ایک شخص کے پاس دو سو درہم ہین ان مین چالیسوان حصہ پانچ درم زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے زیادہ جس شخص کے پاس اگر چالیس سے کم درہم اور اگر تو صرف دو سو درہم کی ہی زکوٰۃ پانچ درہم دینی آویگی واجب[illegible]

اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ جس گھر مین زنا شوئی کے تعلقات خوشگوار نہین ہین وہ گھر مثل جہنم کے ہو جاتا ہے علاوہ اسکے کہ لوگ اونپر ہنستے ہین خود زن و شوہر کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے، چنانچہ یہ کیفیت ہمنے کہین کہین دیکھی ہے اور جس گھر مین زنا شوئی کے تعلقات خوشگوار ہین وہ گھر اگرچہ غربت اور افلاس کا گھر ہو لیکن وہ دولت خانہ اور بادشاہی محل سے بہتر بلکہ نمونہ جنت بن جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کبھی شوہر کی خفگی ایسی وجہ سے ہو جو تمھارے خیال مین واجبی نہین ہے اور ممکن ہے کہ واقعی ایسا ہو تو اس حالت مین بھی تم نہایت تحمل اور وقار سے برداشت کر و حتے کہ تمھاری زبان سے تو کیا کسی اشارہ اور ادا سے بھی یہ بات نہ معلوم ہو کہ غصہ بے جا تھا تمھارا تحمل آخر کار خود اوس کو آگاہ کر دیگا کہ یہ غصہ ناواجب تھا اور اوسکا انجام بہت اچھا اور تم پر وفور مہربانی کا سبب ہوگا جبکہ اس برتاؤ سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے تو شوہر تو شوہر ہی ہے اس تحمل مین اس بات کا ضرور خیال رہے کہ آنکھ بھون نہ چڑھے بلکہ ہشاش بشاش رہنا چاہیے اور کلام مین حرکات و سکنات مین ناراضی کا اظہار ہرگز ہرگز نہو شوہر کے ساتھ گفتگو اور خطاب مین شوہر کے مرتبہ کا لحاظ رکھو یہ بات بے تکلفی مین بھی ملحوظ رہنی چاہیے خطاب مین ایسا لفظ جس سے سوء ادبی معلوم ہو ہرگز مت استعمال کرو اگر شوہر کچھ کہے تو اول غور سے سنو اور پھر ادب کے ساتھ مناسب جواب دو نہ بہت بلند آواز سے اور نہ ایسی پست آواز سے کہ کچھ سنائی نہ دے اگر کسی واقعہ کا علم شوہر کو نہ ہو یا مغالطہ ہو تو اوس واقعہ کی نسبت غلط فہمی کو بہت ادب اور احترام کے ساتھ رفع کرو ایسے الفاظ نہ ہون جن سے شوہر کی اوس واقعہ کی نسبت علم کی تحقیر ہو اور اگر بمقتضاے بشریت تم سے غلطی ہو یا فروگذاشت کسی امر مین ہو جاوے تو اوس کا اقرار کرکے معافی مانگ لو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا تمھین کوئی چیز دریافت کرنی ہو خواہ وہ مسائل مین سے تعلق رکھتی ہو خواہ معاملات دنیا سے تو اوسے بکشادہ پیشانی دریافت کرو اور اچھی طرح سمجھ کر تسکین کر لو۔ درطلب کردن حقیقت کار ÷ از خدا شرم دار و شرم مدار

ﻟﮧ مقصود یہ ہے کہ کسی مسئلہ کے دریافت کرنے مین شرم نہ کرنی چاہیے شرم خدا سے کرنی چاہیے کہ گناہ نہو ١٢ م

حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے مگر چونکہ ہماری شریعت مین سجدۂ تعظیم بھی حرام ہے اسلیے آپ نے سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہین دی اس حدیث سے خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر حکم شوہر کی فرمانبرداری کا ہے اور جو عورت شوہر کی نافرمانبردار ہو اور شوہر اوس سے ناراض ہو وہ عورت اللہ تعالی کی رحمت سے دور رہتی ہے تاوقتیکہ شوہر کو رضامند نہ کرے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کوئی شوہر فرائض کے ادا کرنے سے ناراض ہو تو اوسکی پروا نہ کرنی چاہیے جیساکہ مکرر حدیث لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ذکر کی گئی ہے یہان بھی صرف آگاہی کے واسطے یہ مسئلہ ذکر کر دیا ورنہ انشاء اللہ تعالی تمھین یہ موقع پیش نہ آویگا تین وصف جس عورت مین ہون اوس سے کبھی اوسکا شوہر ناخوش نہ ہوگا جنکو سعدی علیہ الرحمة نے بوستان کے اس شعر مین جمع کر دیا ہے ؎

زن خوب[1] و فرمان بر و پارسا	کند مرد درویش را بادشا

انھین آخر کی[2] دو صفتین اختیاری ہین اگر کسی عورت مین پہلی نہ بھی موجود ہو تو آخر دو وصف موجود ہونے سے زناشوئی کے تعلقات خوش گوار رہینگے اور اگر پہلی صفت موجود ہو اور دو آخر کی مفقود ہون تو ایسی عورت دنیا مین بدنام اور آخرت مین اوسکے لیے سخت عذاب ہے جو عورت شوہر کی فرمانبردار نہ ہو یا تند مزاج ہو بات بات مین جھگڑا پیدا کرے تو اوسکے لیے بھی سعدی علیہ الرحمة نے فرمایا ہے ؎

زن بد[3] در سرای مرد نکو	ہمدرین عالم است دوزخ او

[1] خوبصورت۔ اور فرمان بردار اور پارسا (پرہیزگار) عورت فقیر مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے (یعنی بادشاہ کا سا لطف اوس عورت موصوفہ سے اوسکو حاصل ہوتا رہتا ہے) فافہم ۱۲ م [2] پہلی صفت خوبصورت ہونا دوسری صفت فرمان بردار ہونا تیسری صفت پارسا ہونا حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہترین خزانہ مرد کا نیک بخت عورت ہے جب اوسکی طرف اوسکا خاوند دیکھے تو اوسکو دیکھکر خوش ہو جاوے اور جب کسی بات کا حکم کرے تو فرمان برداری کرے اور جب وہ کہین باہر جاوے تو پس پشت خود کو اور اوسکے مال کو محفوظ رکھے ۱۲ م [3] بد (زبان دراز) عورت نیک مرد کے گھر مین اسی عالم مین (دنیا مین) اوسکے لیے دوزخ ہے ۱۲ م

اجازت چاہو اگر اجازت دین تو جاؤ ورنہ مت جاؤ اگر کسی تقریب مین جانے کو کہین تو جاؤ گو تمھارا جی نہ چاہتا ہو یہ ہو نہین سکتا کہ خدانخواستہ وہ تمھین ایسی جگہ جانے کو کہین جہان منہیات شرعیہ ہون جس گھر یا مجلس مین منہیات شرعیہ ہون وہان جانا منع ہے۔

اگر کوئی بی بی تم سے مرتبہ اور عمر مین بڑی ہے جیسے کہ شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی اوسکے ساتھ گفتگو اور نشست و برخاست مین اوسکے مرتبہ کا لحاظ رکھو اور اوسکے ساتھ اسی طرح شیر شکر ہو کر رہو کہ گویا سگی بہنین ہین ایک بڑی اور ایک چھوٹی تم اگر ایسا برتاؤ رکھوگی تو ضرور ہی کہ طرف ثانی سے بھی ایسا ہی برتاؤ ہوگا اور اگر عمر و مرتبہ مین تم سے چھوٹی ہے تو اوسکے ساتھ محبت اور پیار کا برتاؤ رکھو اور اوسکو نہایت نرمی و ملائمت سے اچھی اچھی باتون کی تعلیم دیتی رہو اور وہ کوئی کام کرے تو تم خود مدد دیکر وہ کام کرا دو اسی طرح شوہر کی بہن بھانجی وغیرہما کے ساتھ علی قدر المراتب سلوک و مدارات سے پیش آؤ مگر اسمین حد اعتدال کو ضرور ملحوظ رکھو کیونکہ حد اعتدال سے زیادہ مدارات مین نباہ مشکل ہے۔ اپنے گھر مین بیبیون کے ساتھ جب بیٹھو یا کسی دوسرے گھر کسی تقریب مین عورتون مین شامل ہو تو کسی کی نسبت پس پشت ایسی بات مت کہو کہ اگر وہ سنے تو برا مانے اسی کو غیبت کہتے ہین غیبت کرنے کا سخت گناہ ہے اسکی نسبت اول بھی ہم نے روزہ کے بیان مین ذکر کیا ہے اور اب یہان یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض آدمی کہا کرتے ہین ہم کوئی جھوٹ بات نہین کہتے یہ بات تو فلان شخص مین موجود ہی یاد رکھو یہ نفس کا ایک مکر ہے غیبت کے لیے ضرور نہین ہی کہ جو عیب کسی کا بیان کیا جاوے وہ اوسمین نہ ہو بلکہ کسی کے واقعی عیب کا بیان کرنا غیبت ہی اور اگر وہ عیب اوس شخص مین نہین ہی تو دوچند گناہ ہوتا ہے تہمت کا اور غیبت کا۔

گھر مین جو بچے ہین خواہ وہ تمھارے خسر کی اولاد ہون یا ایسے قریب رشتہ دار ونکے جو اوس گھر مین رہتی ہین اونکے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آؤ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص بڑون کا ادب نہ کرے اور چھوٹون پر رحم نہ کرے وہ ہم مین سے نہین ہے ہمارے حضور اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچون کے ساتھ بہت محبت تھی حتی کہ ایک مرتبہ ایک بچہ نے آپ کی گود مین پیشاب بھی کر دیا تھا بعض عورتین جنکو بچون سے

عورتونکی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہین یہ عادت بہت بُری ہے شوہر یا خسر کی جانب سے جو کھانے پینے کو ملے اوسکو شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیے اور گو کتنا ہی قلیل ہو اوسپر بھی شکر واجب ہے لاکھون ایسے ہونگے جنکو نہ تم جیسا کھانے کو اور نہ تم جیسا پہننے کو ملتا ہوگا اور نہ تم جیسا آرام ہوگا کھانے پہننے مین دولتمندی مین ہرگز کسی کی حرص مت کرو رشک و حسد سے بچو کہ اسمین علاوہ سخت گناہ کے خود انسان عذاب مین مبتلا رہتا ہے۔ دنیا کے اسباب مین ہمیشہ اپنے سے کمتر پر اور دین کے کامونمین ہمیشہ اپنے سے بالاتر پر نظر رکھو اس سے تمکو دنیا مین راحت اور نیکی کی توفیق ہوگی

ہدایت۔ خسرال کے گھر والون کے ساتھ آدابِ مُعاشرت

آداب خوشدامن

خوشدامن کا ادب ہر امر مین مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو اور ہر حال مین اونکی رضامندی کو مقدم سمجھو خواہ تمکو تکلیف ہو یا راحت مگر اونکی خلاف مرضی ایک قدم مت چلو زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے اونکو کلفت ہو اونسے جب بات کرو اور خطاب کرو تو ایسے الفاظ سے خطاب مت کرو جیسے اپنے برابر والیون سے خطاب کرتی ہو بلکہ اون الفاظ سے خطاب کرو جو بزرگون کے لیے استعمال کیے جاتے ہین چنانچہ ہمنے آدابِ شوہر مین اس کا بیان کر دیا ہے اگر خوشدامن تمکو کسی امر مین تنبیہ کرین تو اونکے کہنے کو خاموشی کے ساتھ سُننا چاہیے اگر بالفرض ناگوار اور تلخ بھی کہین جسکی امید نہین ہے تب بھی اوسکو شربتِ خوشگوار کے گھونٹ کی طرح پی جاؤ اور ہرگز درشتی سے جواب نہ دو اور اونکی خدمت مثل اپنی والدہ کے کرو اگر کسی کام کو دوسرے کو کہین تو تم اوسکو اپنی طرف سے انجام دو۔ خسر کی تعظیم و احترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو اور جس طرح خوشدامن کے ساتھ کلام کرنے مین ادب کا بیان ہم نے کیا ہے یہان بھی اوسی طرح لحاظ رکھو مثلاً اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ وہ کہان گئی ہین تو تم اوسکے جواب مین کہو کہ فلان جگہ تشریف لیگئے ہین اگر کوئی پوچھے کہ فلان امر کی نسبت اونھون نے کیا کہا ہے تو تم جواب مین کہو کہ ایسا فرمایا ہے اونکو آرام پہونچانے اور اونکی خدمت کرنے مین جہانتک ممکن ہو سعی کرو کسی تقریب مین جانا ہو یا کسی عزیز سے ملنے جانا ہو تو اپنے خسر و شوہر سے اجازت لو اور اگر وہ موجود نہ ہون تو خوشدامن سے

جائز ہے جو حد اسراف تک نہ پہونچے اگر مہمان کوئی متقی خدا کے نیک بندون مین سے ہو تو اوسکی مہمانی کو موجب خیر و برکت سمجھنا چاہیے اور یون تو کسی مہمان سے بھی دل تنگ نہونا چاہیے ہمارے حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کو بھی مہمان کیا ہی مہمان کی مدارات اور اوسکو ٹھہرانے مین التجا کرنیکا مضائقہ نہین ہی مگر نہ اسقدر اصرار کہ مہمان کے لیے موجب ضرار ہو یہ بہت بُری بات ہی کہ مہمان کو خاص کوئی ضرورت درپیش ہی اور وہ اوسکی وجہ سے رخصت ہونا چاہتا ہی مگر میزبان صاحب ہین کہ اصرار کر رہی ہین اور خدا اور رسول کا واسطہ دے رہے ہین یہ خوب اچھی نہین ہی جسمین مہمان دل تنگ ہو اور اوسکا حرج بھی ہو ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ ایسے اصرار کو ہرگز پسند نفرماتے تھی مہمان کے ساتھ جو مدارات کیجاوے اُسکو ہرگز اپنی طرف سے احسان مت سمجھو بلکہ اوس نے تم پر احسان کیا کہ اپنا مقسوم رزق تمھارے یہان کھایا اور تمکو ثواب مین داخل کیا ؎

شکر بجا آر کہ مہمان تو[1]	روزی خود میخورد از خوان تو

اسی طرح اگر کسی کے ساتھ سلوک کرو تو اوس پر احسان مت دھرو قرآن شریف سے ثابت ہی کہ احسان دھرنے سے سلوک کرنیکا ثواب باطل ہو جاتا ہی بس خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہونا چاہیے انتظام خانہ داری بعد حسن معاشرت مردان خانہ کے جسکا اوپر ذکر ہوا گھر کی بہبودی اور اوسکی رونق کے لیے ایک نہایت ضروری چیز ہی انتظام خانہ داری اگر عمدہ طور سے ہی تو باوجود قلت معاش کے بھی گھر پر رونق معلوم ہوتی ہی اور اوس گھر پر ناداری معلوم نہین ہوتی اور اگر یہ انتظام درست نہین ہے تو باوجود دولتمندی کے بھی گھر پر نکبت اور نحوست برستی ہی ہم نے بچشم خود بعض دولتمند گھر انکو دیکھا ہی کہ انتظام خانہ داری کا مستورات مین سلیقہ نہونیسے اونکے گھر کی حالت مفلسونکے گھر سے بھی بدتر ہے بہت بڑی بات اسمین اخراجات کا اندازہ اور اونکے مواقع کا لحاظ رکھنا ہی اخراجات مین اعتدال اور انکا حسب موقع استعمال کرنا چاہیے اعتدال سے ہمارا مطلب ہی کہ آمدنی کے لحاظ سے خرچ زیادہ نہو اور نہ اسقدر کم کہ کنجوسی کی نوبت پہونچے کنجوسی کرنے والون اور حد اعتدال سے زیادہ خرچ کرنیوالون دونونکی مذمت قرآن شریف مین آئی ہی مال اور پیسہ کی ایسی محبت کہ آدمی پیسہ پیسہ جوڑے اور ننانوے کے پھیر مین پڑا رہے علاوہ شرعاً مذموم ہونیکے اس سے خود زندگی وبال جان ہو جاتی ہی البتہ میانہ روی ایک

[1] خدا کا شکر ادا کر کہ تیرا مہمان اپنی روزی تیرے خوان سے کھاتا ہے ۱۲ م

محبت ہوتی ہے بچہ کو اس بہانے سے بلاتی ہین آؤ تمھین ہم ایک چیز دین حالانکہ کوئی چیز دینے کا قصد نہین ہوتا صرف بلانا مقصود ہوتا ہے لیکن ایسا کہنا ایک قسم کا جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایسا مت کرو ایک بی بی نے ایک تبہ حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچہ کو کچھ دینے کو کہکر بلایا مگر اوسنے خالی بہکایا نہ تھا بلکہ کوئی چیز اوسکو دی بھی آپ نے فرمایا اگر تو اوسکو یہ نہ دیتی تو جھوٹ ہو جاتا۔

گھر کی خادماؤن اور ماماؤن

گھر مین اگر خادمہ ہو تو اوس سے فوق طاقت کام نہ لو اگر کوئی کام اوس پر بھاری ہو تو خود بھی اوسکی مدد کرنی چاہیے اوس سے درشتی اور سخت کلامی سے پیش نہ آؤ وہ بیمار ہو یا اوسے کوئی تکلیف ہو تو اوسمین اوسکی پوری ہمدردی کرو جیسا کہ تم نے اپنی والدہ کا برتاؤ خادمہ عورتون کے ساتھ دیکھا ہے کہ اگر کبھی خادمہ کے سر مین ذرا درد بھی ہوا ہے تو خود اوسکا کام کر لیا ہے اور ایسی حالت مین اوسے تکلیف نہین دی ہان یہ بھی نہونا چاہیے کہ خادمہ بالکل آرام طلب اور کام چور ہو جاوے ایسا کر دینا گویا خادمہ کے حق مین دشمنی ہے کہ پھر وہ جہان جاویگی آقا کی مورد عتاب رہے گی کوئی اچھی تحفہ چیز کھانے پینے کی آوے تو اوس مین سے اوسکو بھی کسیقدر دینی چاہیے تم نے یہ برتاؤ بھی اپنی والدہ کا دیکھا ہے کہ گو کتنی ہی قلیل چیز ہو مگر اسمین بھی وہ خادمہ کا حصہ ضرور لگاتی ہین ہمین اس سے کمال مسرت ہوتی ہے کہ ایثار[1] کی صفت تم مین فطرۃً ہے اس صفت مین اللہ تعالیٰ اور ترقی دے اپنے شوہر اور سب گھر کی بیبیون کے ساتھ یہ برتاؤ رکھو۔

باہر کے مردون کی مہمانی

گھر مین جو عورتین اور باہر مرد مہمان ہون اونکی مہمانداری حسب مرضی شوہر بہت کشادہ دلی اور ایثار سے کرنی چاہیے مہمان کی خاطر اپنے معمولی کھانے کی نسبت تکلف بھی

---

[1] ایثار کے معنی ہین اپنے نفس پر دوسرے کو کسی چیز مین مقدم سمجھنا اور خاص کر جب خود کو بھی اوس چیز کی حاجت ہو تو یہ اعلےٰ درجہ کا ایثار ہے یہ شان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی کہ باوجود سخت سی سخت حاجتمندی کے بھی اپنی حاجت پر دوسرے کی حاجت روائی کو مقدم سمجھتے تھے جنکی تعریف قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتے ہین ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (یعنی اپنی جانون پر دوسرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ خود اونکو شدت کی حاجت ہو ۱۲ م

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں دین اور دنیا کی برکتیں نصیب فرماوے اور تمکو شامل
کرکے یہ دعا کرتے ہیں۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ہم تم سے صرف یہ
چاہتے ہیں کہ جب تک تمھارے والدین زندہ ہیں اونکے لیے سلامتی ایمان و عاقبت بخیر ہونیکی
دعا کیا کرو اور بعد اس جہان سے اونکے رخصت ہونے کے اونکو دعا مغفرت سے یاد رکھو
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر الخلائق
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بندہ ناچیز عبدالحق عفا اللہ عنہ از قصبہ پورقاضی ضلع مظفرنگر

تقریظ حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ اشرف علی صاحب تھانوی

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر اشرف علی تھانوی عرض کرتا ہے کہ آج میں نے یہ تقریر لطیف
سعادت لطیف نہایت شوق سے پڑھی۔ حرف حرف پر انشراح بڑھتا جاتا تھا۔
سبحان اللہ سچ یہ ہے کہ دریا کو کوزہ میں بھرا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا اور دعا کے ساتھ امید ہے کہ
یہ لڑکیونکو بیحد نافع ہوگا۔
میری تمنا ہے کہ اسکو مستقلاً یا کسی رسالہ کے ساتھ چھاپ کر سب گھروں میں پہونچانیکی کوشش کیجاویگی
والی اللہ ترجع الامور۔ اشرف علی عفی عنہ مقام تھانہ بھون ۳ صفر ۱۳۳۰ھ

اضافہ بہترین جہیز از طرف محمد انعام اللہ تاجر کتب کانپور محلہ پٹکاپور مکان ۶۳

نکاح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بعد الحمد والصلوٰۃ واضح ہو کہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے تین برس کے بعد
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر میں کافروں کی تکلیف سے تنگ آکر اور حقیقت میں
اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لیے اپنے اوس پیارے وطن (مکہ معظمہ) کو چھوڑ دیا جسمیں
آپ کی عمر شریف کے ترپن سال گذر چکے تھے اور مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں پہ
پہونچکر اطمینان ہو جانے کے بعد آپ نے اسامہ بن زید اور ابو رافع کو مکہ معظمہ بھیجکر اپنے سب
اہل وعیال کو بھی مدینہ منورہ میں بلا لیا جسمیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور اسوقت

ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس سے انسان کنجوس کہلاتا ہے اور نہ مسرف اور نہ ضرورت کے وقت اپنی حاجت سے
بند رہتا ہے۔ اخراجات کے موقع کا لحاظ خود صرف کرنیوالے انسان کا کام ہے کہ وہ خیال کرے کہ
کس موقع مین کسقدر خرچ کرنا چاہیے اسکی نسبت جزئیات کا محفوظ کرنا دشوار ہے روزمرہ کے
مصارف کا حساب اگر حسب مرضی شوہر لکھ لیا کرو اور روزمرہ یا ہفتہ مین ایکبار اوسکو شوہر کے
ملاحظہ مین پیش کر دیا کرو تو بہت کچھ موجب اطمینان ہے حساب ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ دنیا اور
دین دونون کے کارآمد ہے غلہ وغیرہ اجناس جو گھر مین آوے اوسکو تول لیا کرو اور اسی طرح
روپیہ پیسہ کا شمار کر لیا کرو اور اگر کسی کو قرض دینے یا کسی سے لینے کا اتفاق ہو تو اوسکو بھی لکھ لیا کرو
اور اوسکی واپس آنے پر بھی اسی طرح دھوبی کے یہان جو کپڑے دیے جاوین وہ بھی بغیر لکھے نہ دیے
جاوین اور زیادہ تر خوبی کی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس پارچہ وغیرہ نقد زیور ہو سب لکھا ہے
کہ یہ بہت بکارآمد ہے منجملہ انتظام خانہ داری کے اثاث البیت کی ترتیب ہے جو چیز جہان رکھنے کی ہے
اوسکو اوسی جگہ رکھنا مناسب ہے فرش پلنگ چوکی وغیرہ وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ پر رکھے جاوین
اور جس چیز کے نکالنے کی ضرورت ہو تو بعد رفع ضرورت اوسکو اوسی جگہ رکھنا لازم ہے اسیطرح تمام ظروف
روزمرہ کی استعمال کے اور دیگر روزمرہ کے کام کی چیزونکا خیال رکھو ایسا نہ ہونا چاہیے کہ لوٹے ایک طرف
لڑھکتے پھرتے ہین رکابیان کہین پڑی ہین دیگچیان دھوئی بے دھوئی ہین کہ مکھیان بھنکتی ہین گھڑے
الگ کھلے پڑے ہین کہ کوے اونمین پانی پیتے اور بیٹ کرتے ہین کپڑونکو ہمیشہ تہ کرکے رکھو ایسا نہو
کہ ادھر اودھر بکھرے پھرین اگر اونی کپڑے ہین یا ریشمی تو اونکی ہمیشہ خبرگیری کرنی چاہیے خاص کر
موسم برسات مین بہت خیال رکھو کہ اونکو کرم لگ جاتا ہے اگرچہ انتظامی قوت انسان مین فطرتی ہے
لیکن کوشش و سعی کو بھی بہت کچھ دخل ہے گھر مین جو بی بی لیاقت والی اور صاحب سلیقہ ہو ہمیشہ
اوس سے انتظام خانہ داری سیکھتی رہو اور بغور اوسکے انتظام کو دیکھتی رہو اور پھر اوسکی پیروی کرو۔
اب ہم ان چند کلمات کو ختم کرتے ہین اور مکرر یہ نصیحت کرتے ہین کہ اگر تم ان ہدایات پر عمل کروگی تو
انشاء اللہ تعالی تمکو دونون جہان مین کامیابی نصیب ہوگی اور دنیا مین ایسی آرام و راحت سے رہوگی
کہ گھر نمونۂ جنت بن جاویگا اور یہ ہماری طرف سے تمہارے لیے تمہاری شادی نکاح کا بہترین جہیز ہے
اسکو تم ہفتہ مین دو تین بار دیکھ لیا کرو اگر دو تین بار ممکن نہو تو ایک بار ضرور بالضرور پڑھ لیا کرو۔ ہم

زیادہ مہر مقرر کرنا بھی خلاف سنت ہی بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث ہی اور اگر کسی کو وسعت کم ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے (۲) پھر آپ نے ایک طبق خرما یعنی چھوارے لیکر حاضرین کو پہونچا دیے (مناسب ہی کہ چھوارے یا نقل وغیرہ جو کچھ بھی ہون انکو تقسیم کر دیا جاے اور لُٹایا نہ جاے اس صورت مین سب کو ملجائین گے اور مجلس مین گڑبڑ نہین ہوگا بعض لوگ لوٹتے وقت بڑی بے احتیاطی سے کام لیتے ہین کسی کے تو چوٹ لگ جاتی ہے کوئی دب جاتا ہی۔ برتن وغیرہ کا بھی بعض دفعہ نقصان ہو جاتا ہے مجلس مین اسقدر گڑبڑ کر دینا بہت نازیبا ہے) اس نکاح کے وقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ساڑھے پندرہ سال کی تھی جیسا کہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اکیس ۲۱ برس کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح مین توقف کرنا اچھا نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولھا عمر مین کسیقدر دولھن سے بڑا ہو۔

جہیز فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جس گھر مین صبر و شکر ہی کا سہارا ہو اور مہینون چولھے مین آگ بھی نہ جلتی ہو وہان شادی کے لیے کیا سامان ہوتا۔ اور خدا کے جس برگزیدہ بندہ نے دُنیا کی طرف رُخ ہی نہ کیا ہو اور فقر و فاقہ ہی کو اپنے لیے دولت و عزت سمجھا ہو اُسکے یہان بیٹی کے جہیز مین دینے کو کیا نکلتا جسنے دین دنیا کا سردار ہو کر بھی اپنی عمر ایک چٹائی پر لیٹ کر کاٹ دی ہو جس سے اُسکے نرم و نازک بدن مین نشان پڑجاتے ہون جسکی تعلیم یہ ہو کہ دُنیا مین اپنے کو مسافر سمجھو وہان ایسی پیاری بیٹی کی شادی مین کیا زیب و زینت کیجاتی جہیز کیا تھا دو ۲ چادر یمانی جو سوسی کے طور پر ہوتی تھین (بعض نے ایک ۱ ہی چادر لکھی ہی اور بعض نے اس ایک کو بھی شانزدہ ۱۶ پیوند کی کہا ہی شاید ان لوگونکو اسی طرح تحقیق ہوا ہو) اور دو ۲ نہالی جسمین السی کی چھال بھری تھی۔ اور چار ۴ گدّے۔ دو ۲ بازو بند چاندی کے۔ اور ایک ۱ کملی۔ ایک ۱ تکیہ اور ایک ۱ پیالہ ایک چکی اور ایک ۱ مشکیزہ۔ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا۔ اور بعض روایتون مین ایک ۱ پلنگ بھی آیا ہی کسی نے اشیاے جہیز کو اس طرح نظم کیا ہی۔ اس نظم مین شاہِ دین سے مُراد حضرت علی ہین۔

نظم جہیز فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

انکی عمر ساڑھے پندرہ سال کی تھی اور چونکہ یہ عمر شادی کے مناسب ہو گئی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی شادی بھی ابھی تک کہین نہین ہوئی تھی اسلیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو مشورہ دیا کہ تم اپنے نکاح کے لیے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو اور ام ایمن نے
بھی یہی کہا کہ تم فاطمہ کے لیے ضرور عرض کرو انھون نے ام ایمن کو جواب دیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے
کہ آنحضرت صلعم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اپنے لیے عرض کر چکے ہین
اور منظوری نہین ہوئی تو پھر مین کس شمار مین ہون۔ ام ایمن نے کہا کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
رشتہ دار ہو چچازاد بھائی ہو۔ ابوطالب کے بیٹے ہو تمھارا ضرور خیال کرینگے پس ان لوگونکے سمجھانے سے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی مناسب معلوم ہوا اور اسی ارادہ سے حضور کی خدمت بابرکت مین
حاضر ہوئے لیکن باوجود شفیق و خلیق ہونیکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور رعب ایسا تھا کہ
جب آپ خاموش ہوتے تھے تو کوئی بول نہ سکتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے مطلب کو دل مین
لیے ہوئے بیٹھے تھے بار بار ارادہ کرتے تھے کہ عرض کرین مگر ہمت نہ پڑتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ اے علیؓ کیسے بیٹھے ہو کیا کوئی کام ہے؟ یہ اور بھی شرمندہ ہو
خاموش رہے تب تو آپ انکی حالت اور قرینہ سے انکا مطلب پہچان گئے اور نہایت شفقت سے
فرمایا کہ کیا فاطمہؓ کی نسبت کے خیال سے آئے ہو انھون نے عرض کیا کہ بیشک اسی لیے حاضر ہوا ہون
اس گفتگو کے بعد ہی فورًا آپ پر حکم الٰہی آیا اور آپ نے انکی عرض کو قبول کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ
منگنی مین وہ تمام بکھیڑے جنکا آجکل بہت رواج ہے سب لغو اور سنت کے خلاف ہین بس زبانی
پیغام اور زبانی جواب کافی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولھا خود بھی پیغام دے سکتا ہے اور یہ امر نہ تو ادب کے
خلاف ہے اور نہ اس سے دولھا کے چہرہ کا نور کم ہوتا ہے جیسا کہ بعض مستورات کا خیال ہے نعوذ باللہ منہ)
اور ارشاد فرمایا اے انسؓ جاؤ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ (اس سے
معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس مین اپنے خاص لوگونکو بلانا کچھ مضائقہ نہین اور حکمت اسمین یہ ہے کہ نکاح کی شہرت
ہو جاوے جو کہ مقصود ہے مگر اس اجتماع مین اہتمام و کوشش نہو وقت پر بلا تکلف جو پندرہ بیس آدمی
یا اس سے کم و زیادہ قریب نزدیک کے ہون جمع ہو جائین) پس انسؓ کے جانے پر یہ سب صاحب حاضر
ہو گئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھکر نکاح کر دیا۔ اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر فرمایا (اس سے معلوم ہوا

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا
ایک چادر شانزدہ پیوند کی
تکیہ کہنہ ایک تھا صدیقؓ پاس
اور تھے عثمانؓ کاسہ چوبین سے لیے
اور کھڑاؤن پاؤن مین پہنے بتول
جب یہ اپنے پیشوا کا حال ہو
حب احمد گر تمھین ہے لا کلام
واسطے عقبےٰ کے حیدرؓ نے سدا
اور یزید ناخلف نے بہر مال
بھوکا پیاسا تین دن کا انکو ان
حسنؓ کو پاس حضرت کے کیا کیا نقد تھا
سر پہ اسدم حضرت خاتون کے تھی
اور اک مسواک تھی فاروقؓ پاس
اور چکی سر پہ شاہ دین سے لیے
بے سواری تھی گئین بنت رسول
کیا کروگے مومنو تم مال کو
حب دنیا کو کرو دل پر حرام
مال دنیا پر ہے ماری لعنت پا
خون صاحبزادون کا کرکے حلال
قتل کر ڈالا سبھون نے بیگان

الغرض باختلاف اقوال جہیز مین یہ چند اشیاء دی گئی تھین جو بیان ہوئین داِس سے معلوم ہوا کہ جہیز مین ان باتونکا لحاظ رکھنا چاہیے (۱) اختصار کہ گنجایش سے زیادہ تردد نکرے (۲) ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزونکی فوری ضرورت ہو وہ دینا مناسب ہے (۳) جہیز کا اعلان و اظہار نہونا چاہیے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دوسرونکو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو اوپر بیان ہوا یہ سب باتین ثابت ہین) اور سب لوگونکو اسکا لحاظ بھی ضروری ہے کہ جو چیزین لڑکی کو جہیز مین دیجاتی ہین اُن سب کی مالک لڑکی ہے اور اوسکا شوہر یا شوہر کے والدین وغیرہ مالک نہین ہوتے پس جب تک لڑکی کسیکو ہبہ نہ کرے اور دے نہ ڈالے اوسوقت تک زبردستی اوسکی ملک مین تصرف نہ کرنا چاہیے اور اگر ایسا کیا تو اوسکو ادا کردینا چاہیے ورنہ تصرف کرنیوالے کے ذمہ رہیگا۔ اور اگر بقضاے الٰہی شوہر سے پہلے لڑکی کا انتقال ہوجاوے تو اوسکی اشیاے مملوکہ اور مہر کے (بشرطیکہ لڑکی نے مرض الموت سے پہلے مہر کو معاف نہ کردیا ہو) حصہ دار اور مستحق لڑکی کے سب ورثاے شرعی ہوینگے صرف شوہر اوسکا مالک نہین ہوگا لوگ اِسمین بڑی ہی بیجا حیلے کرتے ہین اور آخرت کا وبال سر پر لیتے ہین یا تو ہر وارث کا حصہ اوسکو کسی دیندار عالم سے دریافت کرکے دیدینا چاہیے یا ہر ایک سے معاف کرانا چاہیے اور زبردستی خود تن تنہا ترکہ پر قابض و متصرف ہوجانا بالکل خلاف شرع ہے گو عرف و رواج کے موافق ہو شرع کے مقابلہ مین عرف و رواج کوئی چیز نہین
گرنیاید بگوش رغبت کس + بر رسولان بلاغ باشد و بس - واللہ الموفق والمعین فقط تمام شد